بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

الفرقان

(۱) فضائلِ قرآن مجید بیان کرنے والا (۲) غیر مسلموں یعنی آریوں، عیسائیوں اور بہائیوں کے قرآن مجید پر اعتراضات کا جواب دیکر انہیں دعوتِ اسلام دینے والا ۔ (۳) باشندگانِ پاکستان کو عربی زبان سکھانے والا (۴) مستشرقین کے خیالات پر تحقیقی تبصرہ کرنے والا ماہنامہ !

مدیر مسئول
ابو العطاء جالندھری

اپریل سنہ ۱۹۶۶ء

میدان عرفات میں سرورِ کائنات ﷺ کا آخری خطبہ

حجة الوداع (ذوالحجة ۱۰ھ) کے موقعہ پر حضرت سرور کونین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہؓ کو یوں خطاب فرمایا :—

لوگو! تمہارا رب بھی ایک ہے تمہارا باپ بھی ایک ہے ۔ کان کھول کر سن لو کہ میں نے آج جاہلیت کے سارے دستور اور ضابطے اپنے دونوں پاؤں کے نیچے کچل دئے ہیں ۔ آج کے بعد کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر ، تقوی کے بغیر ، کوئی فوقیت حاصل نہیں رہی ۔ اب نہ کسی سرخ کو سیاہ پر کوئی وجہ تفوق باقی ہے اور نہ کسی سیاہ کی سرخ پر کوئی برتری مانی جائے گی بجز تقوی کے ۔ آج بزرگی کا معیار صرف تقوی ہے ۔

یاد رکھو! میں آج سے جاہلیت کے تمام سود بھی باطل کرتا ہوں اور اس سلسلہ میں سب سے پہلے میں خود اپنے خاندان سے ابتدا کرتا ہوں اور اپنے چچا عباسؓ بن عبدالمطلب کے پورے سودی کاروبار کو باطل کرنے کا اعلان کرتا ہوں ۔

دیکھو! بیویوں کے معاملہ میں خدا سے ڈرو اور اپنے غلاموں سے نیک سلوک کرو کہ اس بارہ میں تم سے سخت باز پرس ہو گی ۔

یاد رکھو! آج سے ایک مسلمان کا خون ، اس کی آبرو ، اور اس کا مال دوسرے مسلمان کے لئے ایسے ہی حرام ہے جس طرح یہ شہر ، یہ مہینہ اور یہ روز سعید حرمت والا ہے ۔

دیکھو! میں تمہارے اندر کتاب و سنت کو چھوڑ چلا ہوں ، تم جب تک ان کو مضبوطی سے تھامے رہو گے ہرگز گمراھی کا شکار نہیں ہو گے ۔ خبردار! میرے بعد آپس میں ایک دوسرے کی گردن نہ کاٹنے لگ جانا ۔ کیونکہ تم کو عنقریب اپنے رب کے حضور جواب دھی کے لئے حاضر ہونا ہے اور وھاں تم سے تمہارے اعمال کا سخت محاسبہ کیا جائے گا ۔ (خلاصہ روایات)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد ۱۶	ماہنامہ **الفرقان** ربوہ	ذوالحجۃ ۱۳۸۵ ہجری قمری
شمارہ ۴	اپریل ۱۹۶۶ء	شہادۃ ۱۳۴۵ ہجری شمسی

فہرست مضامین

مضمون	مضمون نگار	صفحہ
• کفارہ اور حضرت مسیحؑ کی "ملعونیت" کا مسیحی عقیدہ	ایڈیٹر	ص۲
• ایک صالح اور بزرگ بھائی کی رحلت	"	ص۶
• اسلام اور بہائیت کا ایک موازنہ (مسلسل)	"	ص۸
• شذرات	"	ص۹
• دو بزرگ صوفیوں میں مکالمہ	"	ص۱۴
• قث لی منزل (نظم)	جناب نسیم سیفی صاحب	ص۱۸
• غیر مبائع بھائیوں کے لئے لمحۂ فکریہ	ایڈیٹر	ص۱۹
• حاصل مطالعہ	جناب مولوی دوست محمد صاحب شاہد	ص۲۱
• لفظ اُمّی اور حنیف کے حقیقی معنے	جناب شیخ عبدالقادر صاحب	ص۲۵
• بہائی شریعت ممنوع الاشاعت ہے	ایڈیٹر	ص۳۱
• ایک لفظ کی سات شکلیں	جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر	ص۳۲
• قطعاتِ تنویر	جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر	ص۳۴
• حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کا مقام (نظم)	جناب راجہ نذیر احمد صاحب ظفر	ص۳۵
• حضرت مسیحؑ کے صلیبی واقعہ کے متعلق انجیلی بیان پر تبصرہ	جناب گیانی واحد حسین صاحب	ص۳۶
• مسئلہ صحت اور طب اسلامی	جناب ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر	ص۳۸
• انگریزی سلطنت کی تعریف اور مسلمان	جناب چودھری ارشاد علی خان صاحب	ص۴۰
• بیمۂ زندگی کے متعلق ایک سوال کا جواب	ابوالعطاء	ص۴۱
• حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کا ایک گرامی نامہ (حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کے نام)		ص۴۲
• ایڈیٹر کی ڈاک میں سے بعض خطوط		ص۴۳

تحریکِ دُعا

جن بزرگوں اور دوستوں نے رسالہ الفرقان کی دس سالہ خریداری منظور فرمائی تھی ان کے اس تعاون خاص کا شکریہ۔ ان سب کے لئے احباب سے دُعا کے لئے درخواست ہے۔

(ادارہ)

عربی زبان کے متعلق چالیس اسباق

قرآن مجید سیکھنے کے لئے عربی زبان کا جاننا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے عربی سکھانے کیلئے چالیس اسباق کا ایک مفید مجموعہ مرتب کر رہا ہوں جو بفضلہ تعالیٰ دو ماہ تک کتابی شکل میں شائع ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔

(ابوالعطاء)

کفّارہ اور مسیحؑ کی "ملعونیّت" کا سچّا عقیدہ

عیسائی رسالہ اخوّت کے بیانات پر ایک نظر!

مسیحیوں کا عقیدہ ہے کہ آدمؑ نے گناہ کیا اور وہ گناہ آدمؑ کی ساری اولاد میں وراثتاً منتقل ہو گیا۔ سب آدم زاد گناہگار قرار پائے۔ گناہ ایک لعنت ہے۔ سب انسان اپنے گناہوں کے باعث لعنتی بن گئے۔ خدا کے عدل کا تقاضا ہے کہ وہ ہر گنہگار کو سزا دے اور اسے لعنت کا مستوجب ٹھہرائے۔ مگر اس کے رحم کا تقاضا ہے کہ انسانوں کو سزا نہ دے اور انہیں لعنتی بننے سے بچائے۔ مسیحی کہتے ہیں کہ ان متضاد تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے یوں کیا کہ اپنے بے گناہ اکلوتے بیٹے یسوع مسیح کو دنیا میں بھیجا۔ اس نے انسانوں کے گناہوں کی سزا یعنی **لعنت** کو اپنے سر پر اٹھا لیا اور گناہگاروں کی جگہ خود لعنتی بن گیا۔ پولوس نے لکھا ہے کہ:۔

"مسیح جو ہمارے لئے **لعنتی** بنا اس نے ہمیں **مول** لے کر شریعت کی **لعنت** سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ **لعنتی** ہے۔" (گلتیوں ۳/۱۳)

پطرس کہتا ہے:۔

"وہ آپ ہمارے **گناہوں** کو اپنے بدن پر لئے ہوئے **صلیب** پر چڑھ گیا تاکہ ہم گناہوں کے اعتبار سے مر کر راستبازی کے اعتبار سے جئیں۔" (۱ پطرس ۲/۲۴)

عیسائیوں کی پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی کی شائع کردہ کتاب "یسوع مسیح کی گرفتاری اور موت" میں ڈاکٹر جیمس سٹاکر صاحب لکھتے ہیں:۔

"القصہ وہ لعنت کا ایک مناسب نشان ہے کہ **مسیح** اسلئے آیا تھا کہ اس **لعنت کو برداشت** کرے اور جبکہ اس نے **اُسے** اپنے سر پر اٹھا لیا تو اس نے اسے دنیا کے سر پر سے اٹھا دیا۔ اس نے ہمارے **گناہ** اٹھائے اور ہمارے غم برداشت کئے۔"

(یسوع مسیح کی گرفتاری اور موت ص۹ مطبوعہ سنہ ۱۹۰۵ء)

عیسائیوں کے نزدیک یسوع مسیح ان کے گناہوں کا **کفارہ** ہو گئے اور جو سزا گنہگار عیسائیوں کو اپنے گناہوں کی ملنے والی تھی جسے خدا سے دوری اور لعنت اور ہاویہ کی سزا کہتے ہیں وہ یسوع مسیح نے آپ اٹھا لی۔ عیسائی عقیدہ کے مطابق مسیح عیسائیوں کی جگہ **لعنتی** بن گئے (نعوذ باللہ) یسوع مسیح کو عیسائیوں کی جگہ خدا سے

دُوری کی سزا ملی (نعوذ باللہ) یسوع مسیح گنہگاروں کی بجائے **تین دن تک ہاویہ** میں رہے (نعوذ باللہ) یہ وہ عقیدۂ کفارہ ہے جس پر پولوسی مسیحیت کی بنیاد ہے جس کے رُو سے سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو **ملعون** مانا جاتا ہے اور مسیحی اپنی لعنت یسوع پر ڈال کر اپنی نجات کے وہم میں مبتلا ہو جاتے ہیں حالانکہ خدا کے ایک برگزیدہ نبی کو لعنتی قرار دیکر اپنی نجات کا گمان کرنا سراسر باطل اور لغو نظریہ ہے چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے ۱۸۹۷ء میں تحریر فرمایا کہ:-

"واضح ہو کہ عیسائیوں کا یہ اصول کہ خدا نے دنیا سے پیار کر کے دنیا کو نجات دینے کے لئے یہ انتظام کیا کہ نافرمانوں اور کافروں اور بدکاروں کا گناہ اپنے پیارے بیٹے یسوع پر ڈال دیا اور دنیا کو گناہ سے چھڑانے کے لئے اس کو لعنتی بنایا اور لعنت کی لکڑی سے لٹکایا۔ یہ اصول ہر ایک پہلو سے فاسد اور قابلِ شرم ہے ...... اس اصول کو قائم کر کے عیسائیوں نے یسوع مسیح کی وہ بے ادبی کی ہے جو دنیا کی کسی قوم نے اپنے رسول یا نبی کی نہیں کی ہوگی کیونکہ **یسوع کا لعنتی ہو جانا گو وہ تین دن کے لئے** سہی عیسائیوں کے عقیدہ میں داخل ہے اور اگر یسوع کو لعنتی نہ بنایا جائے تو مسیحی عقیدہ کے رُو سے کفارہ اور قربانی وغیرہ سب باطل ہو جاتے ہیں۔ گویا اس تمام عقیدہ کا شہتیر لعنت ہی ہے۔" (رسالہ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ ۹)

عیسائیوں کے مزعومہ عقیدۂ کفارہ کے خلاف یہ ایک قاطع برہان ہے جس کا کوئی جواب عیسائیوں کے پاس نہیں ہے۔ گویا صلیبی موت کے غلط عقیدہ کی تصدیق کے لئے اور کفارہ کے فرضی نظریہ کو سچا قرار دینے کے لئے عیسائیوں نے یہ ظلم کیا کہ پاکباز حضرت مسیح علیہ السلام کو لعنتی قرار دیدیا۔ حالانکہ حضرت مسیح کو لعنتی ٹھہرانا خود جھوٹے اور لعنتی یہودیوں کا کام تھا تو ہمیں ماننا پڑے گا کہ مسیح کی صلیبی موت کا خیال سراسر بے بنیاد ہے اور عیسائی صاحبان غلطی خوردہ ہیں۔

مسیحی رسالہ اخوت لاہور نے میرے کتابچہ **مباحثہ مصر** کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ:-

"مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری تحریر فرماتے ہیں کہ "پھر تورات میں لکھا ہے اور اگر کسی نے کچھ ایسا گناہ کیا ہو جس سے اس کا قتل واجب ہو اور وہ مارا جائے اور تُو اسے درخت میں لٹکائے تو اس کی لاش رات بھر درخت پر لٹکی نہ رہے کیونکہ وہ جو پھانسی دیا جاتا ہے خدا کا **ملعون** ہے۔" (استثناء ۲۱ : ۲۲-۲۳) اب ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ نبوت کے دعویدار تھے اور یہود کے نزدیک وہ کاذب

---

[1] اخوت کا یہ سوال کہ موسیٰ کے وقت میں موئن جادوگر مصلوب ہونے کے باوجود کیوں لعنتی قرار نہ پائے؟ غلط ہے۔ کیونکہ اُن جادوگروں نے کب دعویٰ نبوت کیا تھا؟ (الفرقان)

تھے (نعوذ باللہ) اب اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ یہود نے ان کو مصلوب کر دیا اور وہ صلیب پر مر گئے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ مسیح کو معاذ اللہ ملعون ماننا پڑے گا۔ چنانچہ عیسائیوں نے جب مسیح کی صلیبی موت کا عقیدہ اختیار کیا تو ساتھ ہی ان کو ملعون بھی مانا۔ چنانچہ لکھا ہے "مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے (گلتیوں $\frac{3}{13}$) عیسائیوں کا یہ اعتقاد **غلط ترین** عقیدہ ہے کیونکہ اس سے لازم آتا ہے کہ حضرت مسیحؑ (معاذ اللہ) اپنے دعویٔ نبوت میں صادق نہیں بلکہ کاذب و مفتری تھے۔ خلاصہ کلام یہ کہ ان کی صلیبی موت مسیحؑ کے صادق ہونے کو باطل کرتی ہے اور یہی یہود کا منشاء تھا۔ لیکن مسیح چونکہ صادق تھا اسلئے ان کی صلیبی موت کا عقیدہ سراسر باطل ہے۔" (اخوت مارچ ۱۹۶۶ء ص۱۱)

عیسائیوں کے لئے آسان اور صحیح موقف تو یہ ہے کہ وہ حضرت مسیحؑ کی صلیبی موت کا انکار کر دیں۔ اس سے حضرت مسیحؑ پر سے یہودیوں اور عیسائیوں کا **ملعونیت** کا الزام خود بخود باطل ہو جاتا ہے مگر یہ بات ماننے سے صلیب کا کچھ نہیں رہتا اور موجودہ قصرِ عیسائیت پیوندِ زمین ہو جاتا ہے۔ اسلئے پادری صاحبان **صحیح موقف** کو چھوڑ کر یوں تاویل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ:۔

"یسوع بے قصور[1] صلیب پر دیا گیا تھا لہذا وہ خدا کا ملعون یعنی **حقیقی ملعون نہیں ہو سکتا** اور گلتیوں $\frac{3}{13}$ میں لعنتی ہونے سے **بظاہر لعنتی** ہونا مراد ہے کیونکہ جو صلیب پر ہلاک ہو عوام اسے تصور وار ہی سمجھتے تھے۔ پس لوگوں کے اندازے میں وہ لعنتی تھا لیکن وہ خدا کا ملعون نہیں تھا بلکہ **محض فرضی اور خیالی ملعون** تھا۔ تبھی گلتیوں کے خط میں یہ لکھا ہے کہ "جو کاٹھ پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے" یہ نہیں لکھا گیا کہ جو کاٹھ پر لٹکایا گیا وہ خدا کا لعنتی ہے۔" (اخوت مارچ ۱۹۶۶ء)

دیکھا آپ نے؟ اس کو کہتے ہیں ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ بے شک گلتیوں $\frac{3}{13}$ میں لکھا ہے "وہ لعنتی ہے" مگر ساتھ ہی صحفِ سابقہ کا حوالہ دیا گیا ہے اور حوالجات والی بائیبل مطبوعہ ۱۹۰۸ء میں اس کے لئے استثناء $\frac{21}{23}$ کا حوالہ دیا گیا ہے جہاں "خدا کا ملعون" صاف درج ہے۔ پس یہ تو بودا ترین استدلال ہے کہ گلتیوں $\frac{3}{13}$ میں صرف "لعنتی" کا لفظ ہے اور اس سے "خدا کا ملعون" مراد نہیں حالانکہ گلتیوں میں بنائے استدلال استثناء $\frac{21}{23}$ پر ہے جہاں صریح طور پر لفظ "خدا کا ملعون" درج ہے۔ پس یہ تو ہر انصاف پسند مسیحی ہو یا غیر مسیحی مانیگا

---

[1] الفرقان۔ جن یہود نے تورات کے مطابق یسوع کو ملعون ٹھہرایا اُن کے نزدیک تو وہ بے قصور نہ تھا وہ تو اسے مفتری اور کاذب مدعیٔ نبوت سمجھتے تھے؀

کہ گلتیوں ۳/۱۳ کا لفظ لعنتی یقینی طور پر لفظ **"خدا کا ملعون"** کا مترادف ہے۔

باقی رہا یہ کہنا کہ گلتیوں ۳/۱۳ میں لعنتی سے مراد **محض فرضی** اور **خیالی** اور بظاہر لعنتی ہے **درحقیقت** لعنتی مراد نہیں تو گلتیوں ۳/۱۳ کے الفاظ اس تاویل کے متحمل نہیں۔ الفاظ یہ ہیں:-

"مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔"

ان الفاظ کا صریح مطلب یہ ہے کہ جو شریعت کے رُو سے لعنت گنہگاروں کے حصہ میں تھی مسیح نے اسے اپنے اُوپر لے لیا اور خود لعنتی بن گئے۔ گویا لعنتی گنہگاروں کی بجائے مسیح لعنتی بن گئے۔ بتایا جائے کیا عیسائیوں کے نزدیک گنہگاروں کا لعنتی ہونا محض فرضی اور خیالی لعنتی ہونا ہے یا حقیقی لعنتی ہونا ہے؟ اگر گنہگار حقیقی لعنتی تھے محض فرضی اور خیالی لعنتی نہ تھے تو اس بار کو اٹھانے والا یا عوضی ملعون ہونے والا بھی حقیقی لعنتی ہوگا محض فرضی اور خیالی نہ ہوگا۔

اس جگہ ایک اور اہم سوال یہ ہے کہ اگر یسوع مسیح نے **محض فرضی** اور **خیالی** طور پر لوگوں کے گناہوں کی سزا کو اٹھایا ہے تو پھر مسیحیوں کے عقیدۂ کفارہ کا **فرضی** اور **خیالی** ہونا بھی اظہر من الشمس ہوگیا۔ اگر یسوع نے گناہ کی سزا یعنی لعنت کو درحقیقت اپنے اُوپر نہیں لیا بلکہ یہ ایک محض فرضی اور خیالی قصہ ہے تو مسیحی کفارہ کا فرضی اور خیالی افسانہ ہونا بھی کھلی حقیقت ثابت ہوجائے گا۔

پادری صاحب جناب پولوس کے "لعنتی" کے گورکھ دھندے میں بہت اُلجھے ہیں اُن کے لئے یہ بات مزید حیرت کا موجب ہے کہ دوسری جگہ خود پولوس نے کہا ہے کہ:-

"جو کوئی خدا کی روح کی ہدایت سے بولتا ہے وہ نہیں کہتا کہ یسوع ملعون ہے۔"

(۱-کرنتھیوں ۱۲/۳)

منطقی استدلال کے لحاظ سے گلتیوں ۳/۱۳ اور اس عبارت کو صغری کبری بنانے کی صورت میں نہ صرف یسوع کو لعنتی کہا گیا ہے بلکہ پولوس کا ملعون ہونا بھی لازم آتا ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ انوکٹ کے پادری صاحب جانتے تو ہوں گے مگر تجاہلِ عارفانہ سے کام لے رہے ہیں۔ بات یہ ہے کہ پولوس یسوع کو صلیب پر مرنے اور تین دن تک قبر یا ہاویہ میں رہنے کے عرصہ تک کے لئے لعنتی مانتا ہے اور جب بقول پولوس یسوع نے اس عرصہ میں گناہوں کی سزا بھگت لی تو عیسائی عقیدہ کے رُو سے اُسے اب بعد کے عرصہ کے لئے ملعون نہ سمجھنا چاہیئے اب تو وہ باپ کے دائیں ہاتھ بیٹھا ہے۔ یہ تطبیق ہے جو عیسائی علم کلام کی رُو سے پولوس کے دونوں قولوں میں دی جاتی ہے۔ گویا مسیحی **عقیدہ کم از کم تین دن**

کے لئے یسوع مسیح کو بہرحال لعنتی مانتا ہے اور یہ محض اپنے فرضی عقیدۂ کفارہ کو سیدھا کرنے کیلئے۔ ورنہ دل ان کے بھی مانتے ہیں کہ گناہ کی سزا سے انسان کا دل خدا سے دُور چلا جاتا ہے اور اسی کو لعنت کہتے ہیں۔ اور یہ کہنا کہ حضرت مسیحؑ کا دل تین دن کے لئے خدا سے دُور ہو گیا تھا۔ یہ بھی حضرت مسیحؑ کی انتہائی توہین ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے:۔

"عیسائیوں نے یہ بڑی غلطی کی ہے کہ یسوع کی نسبت لعنت کا اطلاق جائز رکھا۔ گو وہ تین دن تک ہی ہو یا اس سے بھی کم کیونکہ لعنت ایک ایسا مفہوم ہے جو شخص ملعون کے دل سے تعلق رکھتا ہے اور کسی شخص کو اُسی وقت لعنتی کہا جاتا ہے جبکہ اس کا دل خدا سے بالکل برگشتہ اور اس کا دشمن ہو جائے۔ اسی لئے لعین شیطان کا نام ہے۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ ۶-۷)

بالآخر ہمارا عیسائی دوستوں کو **مشورہ** ہے کہ وہ اپنی **فرضی** نجات کی خاطر حضرت مسیح علیہ السلام کو عارضی طور پر بھی **لعنتی** نہ ٹھہرائیں اور نہ ہی انہیں صلیب پر مرنے والا قرار دیں۔ بے شک یہ درست ہے کہ پولوس نے یہودیوں سے دب کر یا اپنے نفس کے منصوبہ کے باعث پہلے حضرت مسیح کی صلیبی موت کو مانا اور پھر انہیں بوجہ مدعیٔ نبوّت ہونے کے صلیب پر مرنے کے باعث یہودی عقیدہ کے مطابق ملعون قرار دیا اور پھر اس کی یہ تاویل کی کہ وہ ہمارے بدلے ملعون ہوئے ہیں مگر کیا ضرور ہے کہ آج کے سمجھدار عیسائی بھی پولوس کی اندھی تقلید میں حضرت

ایک صالح اور بزرگ بھائی کی رحلت

اخویم حضرت قاضی محمد رشید صاحب سابق وکیل المال تحریک جدید ۲ر فروری ۱۹۶۶ء کو رحلت فرما گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون۔ حضرت قاضی صاحبؓ اپنی ستّر سالہ زندگی میں خاموشی کے ساتھ دینی خدمات اور بنی نوع انسان کے فائدے کے بہت سے اعمالِ صالحہ بجالاتے رہے۔ ساری زندگی تقویٰ سے بسر کی۔ سرکاری ملازمت کے عرصہ میں بھی ممکن حد تک جماعتی کاموں میں حصہ لیتے تھے۔ کئی جماعتوں میں امارت کی ذمہ داریاں بھی ادا کیں۔ اپنے حلقۂ احباب میں بہترین رنگ میں تبلیغ کرنیوالے بزرگ تھے۔ اپنے گھر میں بچوں اور بچیوں کی نہایت عالی تربیت فرماتے تھے۔ تمام رشتہ داروں کے حقوق کا خیال رکھتے تھے اور بڑی ہی محبت و الفت سے پیش آتے تھے۔ ہم زلف ہونے کی رشتہ داری کے علاوہ سالہا سال سے مجھے ان کے پڑوس میں رہنے کا موقعہ ملا ہے۔ خدمتِ دین اور تربیتِ اولاد ان کا شعار تھا۔ اپنے پُرانے ساتھیوں کے ساتھ زندگی بھر اچھے تعلقات قائم رکھے۔ پنشن کے بعد مرکز میں وکیل المال مقرر ہوئے اور نہایت عمدگی سے اپنے فرائض کو ادا کیا۔ نہایت صالح اور بزرگ بھائی تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کا خود حامی و ناصر ہو۔ آمین +

(ابو العطاء)

قسط ۳

اسلام اور بہائیت کا ایک موازنہ

جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے نام مکتوب کا جواب

(گزشتہ سے پیوستہ)

صاحبِ مکتوب نے لکھا ہے کہ :-

"سلطنت کے سلسلہ میں تو ایک ہی سوال ناقابلِ تخیل ہے۔ کیا خلفاء راشدین کی طرح کسی ایک شخص کو تاحیات سربراہ حکومت مقرر کیا جا سکتا ہے ؟"

ہم حیران ہیں کہ مکتوب نویس کو آج خلافتِ راشدہ کے طریق پر خلافت کے قائم ہونے میں کیا محال نظر آتا ہے۔ اسکے سامنے یہ واقعہ موجود ہے کہ جماعت احمدیہ میں ۱۹۰۸ء سے خلافتِ راشدہ کے طرز پر خلافت قائم ہے جس میں ایک شخص خلیفہ وقت ہوتا ہے اور وہ ساری عمر کے لئے سربراہِ جماعت ہوتا ہے۔ حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ جماعتِ احمدیہ کے خلیفہ اوّل تھے۔ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد رضی اللہ عنہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ دوم تھے اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ سوم ہیں۔ نصف صدی سے زائد عرصہ سے یہ خلافتِ راشدہ جاری ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی جاری رہیگی۔ خلافتِ راشدہ میں خلیفہ کے عزل کا بھی سوال نہیں ہوتا۔ وہ ساری زندگی کے لئے خلیفہ ہوتا ہے۔ پس اس مشہود و محسوس حقیقت کے باوجود چوہدری عطاء اللہ صاحب کا یہ کہنا کہ آج کے زمانہ میں خلافتِ راشدہ کی طرح فردِ واحد کو تاحیات سربراہ نہیں بنایا جا سکتا صریح خود فریبی ہے۔

صاحبِ مکتوب نے اگر بہائی تاریخ کا بھی مطالعہ کیا ہوتا تو وہ یہ بات نہ کہہ سکتے تھے۔ کیونکہ جناب بہاء اللہ نے اپنی وصیت میں صاف لکھا ہے کہ میرے مرنے کے بعد میرے بیٹے یکے بعد دیگرے بہائیوں کے سربراہ ہوں گے اور اوقاف کے منتظم ہوں گے لفظ یوں ہیں۔ "ومن بعد یرجع الحکم الی الاغصان" کہ بعد ازاں حکومت شاخوں کی طرف لوٹ جائیگی (الاقدس ۹۸) توجھوا الی من ارادہ اللہ الذی انشعب من ھذا الاصل القدیم (الاقدس ۲۵۹) بہائیوں کا عمل بھی یہی ہے کہ انہوں نے بہاء اللہ کے بعد عباس آفندی المعروف عبدالبہاء کو اپنا سربراہ قرار دیا اور وہ ساری زندگی کے لئے سربراہ رہے۔ عبدالبہاء نے اپنے عزیز شوقی آفندی کو سربراہ مقرر کر دیا اور وہ تاحیات سربراہ رہے۔ ان حالات صاحبِ مکتوب کا یہ سمجھنا کہ اس زمانہ میں خلفاء راشدین کی طرح ایک شخص کو تاحیات سربراہ مقرر نہیں کیا جا سکتا خود بہائیت پر بھی اعتراض ہے۔

اگر چوہدری عطاء اللہ صاحب کا یہ خیال ہو کہ دنیاوی نظام میں حکومتوں کے سربراہ تاحیات مقرر نہیں ہوتے ہیں تو اوّل تو یہ عرض ہے کہ مذہبی تحریک کو تو مذہبی نظام جاری کرنا ہے اور اگرچہ آج اس کے پاس مادی حکومت نہیں تاہم جب

بھی یہ حکومت آئیگی تو وہ بہرحال اپنے مذہبی نظام کو ہی جاری کریگی۔ اب ظاہر ہے کہ اگر احمدیت کو زمامِ سلطنت ملیگی تو وہ اسلامی نظام کے مطابق ہی اسے سنبھالے گی اور تا بحدِ امکان خلافتِ راشدہ کی طرح کا نظام ہی جاری ہوگا۔ نیز میں کہتا ہوں کہ بہائی برسرِ اقتدار آنے کی صورت میں سربراہ کو اسی طرح تاحیات مقرر کریں گے جس طرح عبدالبہاء اور شوقی آفندی کو تاحیات مقرر کیا تھا۔ علاوہ ازیں بہاء اللہ نے بادشاہوں سے کہا تھا:-

یامعشر الملوك ..... لا نرید ان نتصرف فی ممالککم۔ (الاقدس ص۱۲۵-۱۲۶)

کہ اے بادشاہو! ہم آپ کی بادشاہتوں میں کسی تصرف کا ارادہ نہیں رکھتے۔

گویا انہوں نے تاحیات بادشاہت کے نظام کو بھی تسلیم کر لیا۔ کیا اس کے بعد بھی بہائیوں کو حق پہنچتا ہے کہ وہ یہ اعتراض کریں کہ اب خلافتِ راشدہ کی طرح ایک شخص کے تاحیات سربراہ بننے کا سوال پیدا نہیں ہوتا؟

خلاصۂ جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج بھی جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ خلافتِ راشدہ کا صحیح نظام جاری و ساری ہے اور انشاء اللہ جاری و ساری رہے گا۔ بہائیوں کو اپنے عمل نیز دنیا کی واقعاتی حالت کے ماتحت بھی یہ اعتراض کرنے کا حق نہیں ہے ـــــ صاحبِ مکتوب آگے لکھتے ہیں "اسلام میں پردہ کا حکم دیتا ہے یعنی لازمی نقاب چہرہ پر، گھر کی چاردیواری میں محدود وغیرہ۔ اب اس کو کیسے واپس لاسکتے ہیں"۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام نے عفت و عصمت اور پاکدامنی کی زندگی کو بہت قیمتی قرار دیا ہے اسی لئے اس نے وہ تمام ذرائع اختیار فرمائے ہیں جن سے پاکدامنی کی زندگی بسر ہو سکے ان ذرائع میں سے ایک اہم ذریعہ یہ ہے کہ نوجوان مرد اور نوجوان عورتوں کا آزادانہ خلا ملا نہ ہو اور وہ ایکدوسرے کو بے محابا دیکھا نہ کریں۔ اس کیلئے اللہ تعالیٰ نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو غضِ بصر کا حکم دیا ہے اور شرمگاہوں کی حفاظت کی تاکید کی ہے۔ یہ تو درست نہیں کہ اسلام عورتوں کو گھر کی چاردیواری میں بند کرتا ہے۔ اسلام نے عورتوں کو باہر جانے کی اجازت دی ہے مگر زینت کی نمائش سے منع فرمایا ہے تاکہ پاکدامنی کی زندگی کا نصب العین قائم رہے۔ اسلام نے عورتوں کو پردہ کا بھی حکم دیا ہے اور غیر محرموں سے اپنی زینت کے مقامات کو پوشیدہ رکھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ زینت کے پوشیدہ رکھنے کے حکم میں چہرہ کا پردہ بھی شامل ہے اسلئے مسلمان عورتوں کا فرض ہے کہ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا کے استثناء کے علاوہ وہ اپنا چہرہ غیر محرم مردوں کے سامنے نہ کھولیں۔ پہلے تو دیکھنے والی بات یہ ہے کہ آیا پردہ کرنے سے پاکدامنی کی حفاظت ہوتی ہے یا نہیں؟ ظاہر ہے کہ غیر مردوں سے اختلاط کے نتائج کبھی اچھے نہیں ہو سکتے۔ یورپین ممالک کی ابتر حالت اس پر ناطق گواہ ہے۔ باجود یکہ بابی بھی بدشت کانفرنس (۱۲۶۴ھ) تک باقاعدہ پردہ ہوتا تھا اور بابی عورتیں منہ پر نقاب ڈالتی تھیں۔ یہ تو اس موقعہ پر حکومتِ ایران اور شیعہ علماء کے فتووں کا بدلہ لینے کیلئے اسلامی شریعت کو منسوخ قرار دینے کی تجویز کا نتیجہ تھا کہ قرۃ العین پردہ اتار کر کھلے منہ مجلس میں آگئی اور ایک ہنگامہ برپا ہوگیا۔ چنانچہ بہائیوں کی کتاب میں لکھا ہے:-

"جمیع حاضرین پریشان شدند کہ چگونہ نسخِ شرائع شد"۔ (تذکرۃ الوفاء ص۳۰۸)　　(باقی آئندہ)

شذرات

(۱) "جماعت اسلامی" کے لٹریچر کی خصوصیت

ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی لکھتا ہے:-

"جماعت اسلامی کے لٹریچر کی یہ ایک نمایاں خصوصیت ہے کہ وہ پڑھنے والوں کے ذہنوں کو اَنَا وَلَا غَیْرِیْ کے انجکشن لگاتا، اور ان کے دل و دماغ کو ضد اور تعصب کے ہٹیلے روگ میں مبتلا کر دیتا ہے اور وہ جماعت اسلامی کے سوا باقی جماعتوں کو، اور جماعت اسلامی کے لٹریچر کے علاوہ دیگر لٹریچر کو ہیچ اور لایعنی تصور کرنے لگ جاتے ہیں وہ قارئین کے ذہنوں کو سلف صالح سے بدظن اور ان میں بے اعتمادی کا بیج بوتا ہے۔" (تعلیم القرآن مارچ ۱۹۶۶ء ص۲۱)

الفرقان - یہی وجہ ہے کہ جناب مودودی صاحب متکبرانہ انداز میں کہا کرتے ہیں کہ میں احمدیہ لٹریچر پڑھ نہیں سکتا۔ انسان کے تکبر کی بھی حد ہوتی ہے۔

(۲) "دنیائے اسلام پر عذاب" کے اسباب

جناب مودودی صاحب کا رسالہ ترجمان القرآن لکھتا ہے:-

"دنیا کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک جہاں جہاں مسلمان آباد ہیں وہ ایک زبردست طوفان کی زد میں ہیں اور انہیں کہیں بھی چین اور آرام سے جینا نصیب نہیں ہو رہا۔ یہ اندوہناک صورتِ حال اِس بات کی متقاضی ہے کہ ہم ان اسباب کا کھوج لگائیں جن کی وجہ سے دنیائے اسلام پر یہ عذاب نازل ہو رہا ہے۔"

(ترجمان القرآن اپریل ۱۹۶۶ء ص۴۳-۴۵)

الفرقان - ان اسباب کا کھوج قرآن مجید کی روشنی میں لگائیں گے تو آیت قرآنی وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا پر بھی ضرور غور فرمائیں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے تحریر فرمایا ہے:-

"اے غافلو! تلاش تو کرو شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے جس کی تم تکذیب کر رہے ہو۔"

(تجلیات الٰہیہ ص۹)

(۳) "اسلام میں شعر کا مقام"

"اسلام میں شعر کا مقام" کے عنوان سے اہلحدیثوں کے اخبار نے لکھا ہے:-

"اسلام میں شعر کا مقام بہت بلند اور

ارفع ہے۔ شعر گوئی کو بشرطیکہ حشو و زوائد سے مبرا ہو بنظر استحسان دیکھا گیا ہے۔ اسی لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً (بخاری شریف) یعنی بعض شعر حکمت اور دانائی سے مملو ہوتے ہیں۔ دوسری جگہ سرورِ دو عالمؐ فرماتے ہیں اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهٖ وَ لِسَانِهٖ یعنی مومن آدمی تلوار اور زبان دونوں سے جہاد کرتا ہے۔ اس جگہ زبان کے ساتھ شعر کہنے کو جس سے مخالفین اسلام کا جواب ہو جہاد کا درجہ قرار دیا ہے۔ اسی لئے حضرت حسان بن ثابتؓ جو دربارِ نبوت کے ممتاز شاعروں میں سے تھے مسجدِ نبوی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے منبر پر کھڑے ہو کر شعر کہتے تھے اور جنابؐ ذوق شوق سے سنتے تھے۔" (تنظیم اہلحدیث لاہور ۲۵ مارچ ۱۹۶۶ء صفحہ)

الفرقان۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیانِ فضیلتِ اسلام اور محبتِ الٰہی سے لبریز اشعار پر اعتراض کرنے والے علماء اس اقتباس پر غور کریں اور اسلامی شعراء پر اعتراض سے باز آئیں۔

(۴) "ہمارے سارے کام یزیدی"

شیعہ صاحبان کا رسالہ المبلغ لکھتا ہے :۔

"ہم ہر سال محرم کا پہلا عشرہ یا پورا مہینہ یا اس سے زائد عرصہ تک واقعات کربلا کو یاد کر کے روتے بھی اور رلاتے بھی ہیں۔ امام باڑوں کی آرائش و زیبائش بھی کرتے ہیں۔ شربت، شیرینی، چائے، سگریٹ وغیرہ رسوم پر بے دریغ روپیہ بھی خرچ کرتے ہیں، ذاکرین و واعظین کی بھاری بھرکم فیس بھی ادا کرتے ہیں لیکن انصاف سے بتایئے کہ محمدیؐ مشن اور حسینیؓ مشن کا کونسا کام کرتے ہیں؟ ہمارے سارے کام یزیدی، ہمارے سارے افعال یزیدی۔ کیا ایسی حالت میں ہم کو دربارِ محمدیؐ یا سرکارِ حسینیؓ سے کسی انعام کی امید رکھنا چاہیئے؟ محض رونے پیٹنے اور رسوم ظاہری ادا کرنے سے روحِ محمدیؐ اور روحِ حسینیؓ ہرگز خوش نہیں ہو سکتی۔" (ماہنامہ المبلغ سرگودھا مارچ ۱۹۶۶ء صفحہ)

الفرقان۔ ہمارے نزدیک ماہنامہ المبلغ نے اپنے بھائیوں میں تبلیغ کا حق ادا کر دیا ہے۔ فاضل مدیر نے بڑے پتے کی بات کہی ہے۔ سچ یہی ہے کہ محض رونے رلانے سے کچھ نہیں بنے گا نیک اعمال سے ہی ابرار کی ارواح خوش ہو سکتی ہیں۔ کیا شیعہ دوست اس پر عمل کریں گے؟

(۵) خاتمیتِ محمدیہ کا مفہوم اور اس کی وجہ

اہلحدیثوں کا ہفت روزہ توحید لکھتا ہے :۔

"ان تینوں مقامات میں جو رتبہ بلند حضرت ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا ہوا وہ کسی نبی کو نہیں ملا اور اس لئے تمام نوعِ انسانی

ہیں مقام اتمام وکمال پر بھی صرف وہی فائز ہو سکے یہاں تک کہ ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ تمام نسلِ انسانی میں "انسانِ کامل" صرف وہی بزرگ وبرتر وجود ہے اور یہی وجہ ہے کہ نبوت بھی وہاں پہنچ کر ختم کر دی گئی۔"
(ہفت روزہ توحید لاہور ۱۸ مارچ ۱۹۶۶ء صفحہ ۸)

الفرقان ۔ کیسا واضح اور صاف بیان ہے بلاشبہ اکملیت ہی خاتمیت کا مفہوم ہے ۔ اور لفظ خاتم النبیین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سید الانبیاء ہونے پر دال ہے ۔ مگر یہ اسی صورت میں ہوگا کہ خاتمیت معنوی مراد لی جائے ورنہ بقول مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی علیہ الرحمۃ "تقدم یا تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔" (تحذیر الناس صفحہ ۳)

(۶) "ہمارا ہر کام اسلام کے خلاف" ہے

ہفت روزہ چٹان لکھتا ہے :۔

"ہمارا ہر کام اسلام کے خلاف اور پھر بھی ہم کو دعویٰ مسلمانی ۔ باتیں کرتے ہیں، تقریریں کرتے ہیں تو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کے حوالے دیتے ہیں مگر جب عمل کا وقت آتا ہے تو ہر اس چیز کو قبول کرتے ہیں جس کا اسلام سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ۔ اور اس کردار پر اللہ کی نصرت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے متمنی ہیں۔"
(چٹان لاہور ۲۸ مارچ ۱۹۶۶ء صفحہ ۹)

الفرقان ۔ یہ تلخ حقیقت کا بیان ہے لیکن جب اس بیماری کا علاج بتایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر گداز سوز ایمان پیدا کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے ۔ تو یہ لوگ ناک بھوں چڑھانے لگ جاتے ہیں۔

(۷) جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی قومی ایثار کا نتیجہ ہیں

شیعہ رسالہ پیغامِ عمل لکھتا ہے :۔

"خود ہمارے ملک میں عیسائی اور احمدی حضرات اپنے عقائد کی ترویج پر کروڑوں روپیہ صرف کر رہے ہیں ۔ ان کا لٹریچر گھر گھر بلا طلب پہنچتا ہے ۔ وہ ریلوے اسٹیشنوں، پبلک جلسوں، تعلیمی درسگاہوں میں اپنا لٹریچر مفت بھیجتے ہیں ۔ یہ سب کچھ ان کے قومی ایثار کا نتیجہ ہے۔" (ماہنامہ پیغامِ عمل لاہور مارچ ۱۹۶۶ء صفحہ ۶)

الفرقان ۔ احمدی احباب انتہائی غربت کے باوجود تبلیغِ اسلام پر جو لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں وہ محض اسلام کی صداقت پر کامل یقین کا نتیجہ ہے ۔ یہ ایثار اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔

(۸) شیعہ صاحبان کی حالتِ زار

شیعہ اخبار المنتظر اظہارِ حال کرتے ہوئے لکھتا ہے :۔

"شیعہ کسی شمار و قطار میں نہیں ۔ دو کروڑ کی آبادی، نہ ان کی کوئی آواز، نہ ان کی کوئی نمائندگی، نہ ان کی کوئی تاریخ، نہ ان کی دینیات،

نہ ان کا کوئی وقعت۔ ان کے چند جرائد ہیں جن کی کوئی آواز نہیں۔ اگر کسی کی کوئی آواز ہے تو قومی ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے ذاتی رسوخ کی وجہ سے" (پندرہ روزہ المنتظر لاہور ۵ مارچ ۱۹۶۶ء صفحہ ۳)

الفرقان۔ اتنے صریح بیان پر ہم کیا لکھیں۔ کیا دردمند شیعہ صاحبان اس زبوں حالت کے بدلنے کے لئے جد و جہد نہ کریں گے؟ خدائی قانون یہی ہے لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ

(۹) مُتَوَفِّيْكَ کے معنے بگاڑنے کی ناکام کوشش

ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث کو عجیب سوجھی ہے اس نے الفرقان کے شذرات پر طبع آزمائی فرمائی ہے مگر صحیح اقتباس اور ناقابل جرح استدلال پر آخر کیا لکھتے۔ طرفہ یہ کہ کبھی بہائیوں کی تائید شروع کر دی اور کبھی عیسائیوں کی ہمنوائی اختیار کر لی ہماری تو اتنی ہی گزارش ہے ع

تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو!

تنظیم اہلحدیث نے متوفیک کے معنوں والے شذرہ پر تحریر کیا ہے:۔

"ہماری تحقیق یہ ہے کہ انی متوفیک جملہ اسمیہ خبریہ ہے اور اس سے کوئی خبر دینا ہی مقصود ہوتا ہے۔ اگر اس کے معنے موت کے لئے جائیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس کے بتانے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ اسے وہ پہلے ہی جانتے ہیں کہ وہ مارے گا۔ اسلئے یہاں ایک ایسے معاملہ کی خبر دی جا رہی ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا وہ ہے رفع الی السماء۔ ورنہ آپ جو بھی معنے کریں گے تحصیل حاصل ہوگی"

(تنظیم اہلحدیث لاہور ۲ مارچ ۱۹۶۶ء صفحہ ۹)

الفرقان۔ جب مبلغ علم یہ ہے تو قرآن پاک کی تفسیر نویسی کتنا بڑا ظلم ہے۔ صحیح البخاری میں جب مُتَوَفِّيْكَ کے معنے مُمِيْتُكَ صاف لکھے ہیں اور حضرت ابن عباسؓ نے یہ معنے کئے ہیں تو اہلحدیثوں کو اس قسم کی بے تکی باتیں کرنے کا حق کہاں پہنچتا ہے؟ بھلا اگر توفی کے معنے آپ کے نزدیک رفع الی السماء تھے تو رَافِعُكَ اِلَيَّ کے معنے کیا کریں گے؟ یاد رکھیئے توفی طبعی وفات کو کہتے ہیں۔ اس جگہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیحؑ کو بتایا ہے کہ دشمن یہودی جو تیرے قتل کے درپے ہیں وہ ناکام رہیں گے۔ ہم آپ کو بروقت طبعی موت سے فوت کریں گے۔ یہ تحصیل حاصل نہیں، آئندہ کی ایک خبر سے حضرت مسیحؑ کو مطلع کیا گیا تھا۔

(۱۰) ساری مسلمان قوم انگریز کی عبودیت کر رہی تھی

احراری رسالہ تبصرہ انگریزوں کے ابتدائی دور کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"یہ زمانہ دنیائے اسلام پر بدترین ابتلاء کا عہد تھا۔ روس اور انگلستان کی پالیسی ایشیا کی آزاد مسلم سلطنتوں کا خاتمہ کرنے پر مصر تھی۔ روس کی نسبت انگلستان کے اقدامات

اسلام کی ذلت کا زیادہ باعث بن رہے تھے ۔ انگلستان کے ارباب بست وکشاد ہندوستانی مسلمان کی حسیات سے بے پرواہ ہو کر لندن غرور میں باتیں کہہ دیتے تھے جسے ہندوستان کا آزاد خیال مسلمان آج سننے کا متحمل نہیں ۔ **اسوقت ساری قوم انگریز کی عبودیت پر فخر کرتی تھی ۔ مساجد میں خدا کی حمد کے ساتھ انگریز کی تعریف کی جاتی تھی ۔"**

(ماہنامہ تبصرہ لاہور اپریل ۱۹۶۶ء ص۴)

الفرقان ۔ ہمارے نزدیک "انگریز کی عبودیت پر فخر" کا بیان تو احراری مبالغہ ہے مگر اتنی بات تاریخی طور پر ضرور درست ہے کہ انگریزوں کے امن وامان قائم کرنے اور مسلمانوں اور دیگر اقوام کو مذہبی آزادی دینے پر سب حساس مسلمان خوش تھے اور حدیث نبوی "مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ" کے مطابق حکومت کی حد تک انگریزوں کے شکر گزار بھی تھے ۔

(۱۱) مفسرین کی غلط تفسیروں کا ایک انداز

اہلحدیث ہفت روزہ الاعتصام لکھتا ہے :-

"حضرت یوسف علیہ السلام اور بھیر چوری' مفسرین کرام نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ نہایت دیدہ دلیری سے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ بچپنے میں حضرت یوسف علیہ السلام (معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ) چوری کا ارتکاب بھی کر چکے تھے ۔"

(الاعتصام لاہور ۴ مارچ ۱۹۶۶ء ص۹)

الفرقان ۔ ایسی ہی غلط تفاسیر کی وجہ سے دشمنان اسلام یا دریوں کو دلآزاری کا موقع ملا ۔ ضرورت تھی کہ اس قسم کی تمام اغلاط سے مبرا تفسیر قرآن شائع کی جاتی ۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو یہ سعادت بخشی ہے ۔

(۱۲) شوخیٔ الفاظ نے معمہ کو الجھا دیا ہے

قارئین الفرقان پڑھ چکے ہیں کہ ہم نے ماہ مارچ کے الفرقان میں جناب شورش کاشمیری مدیر چٹان سے ان کے الفاظ "حضرت مولانا محمد علی جالندھری آپ خدا کو کیا جواب دیں گے **ختم نبوت کے نام پر جاری شدہ کاروبار بند کیجئے**" کے معمہ کو حل کرنے کی درخواست کی تھی ۔ جناب شورش فرماتے ہیں کہ اگر اس معمہ کو حل کیا گیا تو جماعت احمدیہ کو سب سے زیادہ **تکلیف** ہوگی مگر ساتھ ہی لکھتے ہیں :" رہا مولانا محمد علی کا کاروبار تو وہ ربوہ کی طرح نبوت کا کاروبار نہیں کرتے بلکہ **متنبیوں کی بیخکنی کا کاروبار** کرتے ہیں ۔" (چٹان ۴ ر اپریل ۱۹۶۶ء ص۲)

جناب مدیر چٹان کے الفاظ کی شوخی نے معمہ کو مزید الجھا دیا ہے کیونکہ اگر مولوی محمد علی صاحب کا کاروبار یہی ہے تو آپنے ۲۱ ر فروری کے چٹان میں اس "کاروبار" کو بند کرنے کا کیوں ارشاد فرمایا تھا ؟ کیا آپ نہیں چاہتے کہ "متنبیوں کی بیخکنی" ہو ؟ ع

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

(۱۳) مدیر چٹان کے بیان کردہ چند حقائق

(الف) "مولانا محمد علی صاحب جالندھری سے التماس"

کے زیرِ عنوان لکھتے ہیں:۔

"مجلس تحفظِ ختمِ نبوت آپ کی املاک نہیں یہ ایک دینی ادارہ ہے اور آپ زیادہ سے زیادہ اس کے کسٹوڈین کہلا سکتے ہیں۔ آپ سے دردمندانہ گزارش ہے کہ آپ مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام حسابات کسی چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کی توثیق کے بعد شائع کریں تاکہ قوم کو معلوم ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے نام پر جو روپیہ آپ وصول کرتے ہیں وہ کس طرح خرچ ہوتا اور کہاں کہاں خرچ ہوتا ہے؟"

(ہفت روزہ چٹان لاہور ۱۴ مارچ ۱۹۶۶ء ص۸)

(ب) دوسرے نمبر میں تحریر کرتے ہیں:۔

۱۔ "معاف کیجئے حضرت مولانا محمد علی جالندھری نے تو اپنے دامن سے ہوا دیکر اس گھر کو آگ لگا دی ہے جو سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے دم قدم سے بس رہا تھا۔"

۲۔ "سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی رحلت کے وقت مجلس کا ایک یا ڈیڑھ لاکھ روپیہ مولانا محمد علی کے پاس تھا وہ کہاں صرف ہوا؟ اراضی کی خرید پر اُٹھا ہے، یا اس عمارت پر جو ملتان میں کھڑی کی گئی ہے؟"

۳۔ "حضرت مولانا نے احرار کی قربانیوں پر پانی پھیر دیا۔ اور جو کچھ اُن کے دامن میں تھا اپنے نام پر ہبہ کر لیا۔"

۴۔ "جس طرح احرار کی قربانی ملک کی سیاسی کربلا میں کٹ گئی اسی طرح دین کے معاملہ میں جس پامردی کا ثبوت انہوں نے دیا وہ سلسلے طاقِ نسیان کا گلدستہ ہو رہا ہے کہ قرطاس و قلم دوسروں کے ہاتھ میں ہیں۔"

(چٹان لاہور ۷ مارچ ۱۹۶۶ء ص۸)

الفرقان۔ ان "حقائق" کی روشنی میں "مولانا محمد علی جالندھری" کو "سویا ہوا" قرار دینا شورش صاحب کی خود فریبی کی انتہاء ہے تاہم ہمارے لئے ان کا گھڑا گھڑایا جواب یہ ہے کہ "آپ خوش نہ ہوں ہمارا حساب کتاب ہمارا حساب کتاب ہے۔" جناب عالی! ہم تو دین کے اِن اجارہ داروں کی اس حالت پر رو رہے ہیں خوشی کا کونسا موقعہ ہے۔ خدا سے ڈر کر آپ لوگ تقویٰ اختیار کرلیں تو سارا "حساب کتاب" درست ہو سکتا ہے۔

(۱۴) ریڈیو پاکستان لاہور نے کوئی غلطی نہیں کی

ریڈیو پاکستان لاہور سے "جمہور کی آواز" پروگرام میں ربوہ کی تعمیر اور اس کے تعلیمی اداروں کا تذکرہ کیا ہوا بعض اخبار نویسوں کی باسی کڑھی میں اُبال آگیا۔ المنبر اور چٹان پیش پیش ہیں سوال یہ ہے کہ آیا لاکھوں احمدی پاکستان کے جمہور میں شامل نہیں اور ربوہ جو اپنی مدد آپ کی بہترین مثال ہے پاکستان کا شہر نہیں؟ کیا احمدی حکومت کے ٹیکس گزار نہیں؟ پھر کیا وجہ ہے کہ ربوہ کے تذکرہ سے مولوی صاحبان ناراض ہوجائیں۔ ریڈیو پر تو عیسائی عیسائیت کا تذکرہ کرتے ہیں اور ہر خیال کے مولوی اپنے اپنے خیالات کی اشاعت کرتے ہیں تو ربوہ

کے ذکر کے لئے یہ کیوں بند ہے؟

اگر ربوہ کے ذکر پر ایک فقرہ میں یہ بھی کہہ دیا گیا کہ ربوہ والے تمام دنیا میں اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں تو اس میں کیا غلطی ہے اور اس سے ریڈیو والوں اور جماعت احمدیہ کو دھمکیاں دینے کا جواز کس طرح پیدا ہو گیا؟ ریڈیو والوں نے وہی کہا جو اس سے پہلے علامہ اقبال اور چودھری افضل حق کہہ گئے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں علامہ اقبال فرماتے ہیں:۔

"میری رائے میں قومی سیرت کا وہ اسلوب جس کا سایہ عالمگیر ذات نے ڈالا ہے ٹھیٹھ اسلامی سیرت کا نمونہ ہے اور ہماری تعلیم کا مقصد ہونا چاہیئے کہ اس نمونہ کو ترقی دی جائے اور مسلمان ہر وقت اسے پیش نظر رکھیں۔ پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں۔"

(ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر ص۱)

چودھری افضل حق صاحب احراری لیڈر لکھتے ہیں:۔

"آریہ سماج کے معرض وجود میں آنے سے بیشتر اسلام جسد بے جان تھا جس میں تبلیغی حس مفقود ہو چکی تھی۔ سوامی دیانند کی مذہب اسلام کے متعلق بدظنی نے مسلمانوں کو تھوڑی دیر کے لئے چوکنا کر دیا مگر حسب معمول جلدی خواب گراں طاری ہو گئی۔ مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہو سکی۔ ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا۔ ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کیلئے بڑھا۔ اگرچہ مرزا غلام احمد صاحب کا دامن فرقہ بندی کے داغ سے پاک نہ ہوا تاہم اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابل تقلید ہے بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے۔"

(فتنہ ارتداد اور پولیٹکل قلابازیاں ص۴۲)

(۱۵) اُف! اتنی غلط بیانی؟

مدیر المنبر لائلپور یکم اپریل کو لکھتے ہیں:۔

"قادیانی ختم نبوت کے منکر تو اس طرح ہیں جس طرح بہائی لیکن وہ مسلمانوں میں شمار ہونے پر اصرار اسلئے کر رہے ہیں تاکہ انہیں سیاسی فوائد پہنچ سکیں۔"

(المنبر یکم اپریل سنہ ۶۶ء ص۱)

اگر بہائی بقول مدیر المنبر ختم نبوت کے منکر ہیں تو خود مدیر صاحب بھی ختم نبوت کے منکرین میں شامل ہیں۔ بہائیوں کا اعلان ہے کہ:۔

(۱) "اہل بہاء دورِ نبوت کو ختم جانتے ہیں۔ اُمتِ محمدیہ میں بھی نبوت جاری نہیں سمجھتے۔"

(۲) "اہل بہاء نے کبھی نہیں کہا کہ نبوت ختم نہیں ہوئی اور موعود کل ادیان نبی یا رسول ہے بلکہ اس کا ظہور مستقل خدائی ظہور ہے"
(کوکب ہند دہلی ۴ جون ۱۹۲۸ء صفحہ ۲۹)

باقی رہا سیاسی فوائد کے حصول کا سوال تو اس کا صرف اتنا ہی جواب ہے کہ
فکر ہر کس بقدر ہمت اوست
بھلا جب ہم کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتے ہیں، اس پر ایمان لاتے ہیں، قرآن مجید کو محکم اور زندہ کتاب مانتے ہیں، سب ایمانیات پر ہمارا ایمان ہے تو ہم اپنے آپ کو مسلمان کیوں نہ کہیں؟ مقام افسوس ہے کہ ان علماء کو اپنے ایمان کا فکر نہیں مگر یہ سچے مسلمانوں کو غیر مسلم قرار دینے پر اُدھار کھائے بیٹھے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

(۱۶) شیعوں کے جنازہ کے بارے میں فتویٰ

ماہنامہ تعلیم القرآن میں حسب ذیل سوالات کے بارے میں مندرجہ ذیل فتویٰ دیا گیا ہے:-

"سوال
۱۔ اگر میت شیعہ کی ہو۔ نماز جنازہ میں امامت کے فرائض شیعہ امام ادا کرے۔ تو کیا اہل سنت والجماعت شیعہ امام کی اقتداء میں نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں؟
۲۔ اگر میت شیعہ کی ہو، نماز جنازہ بھی شیعہ امام پڑھائے اور اہل سنت کا امام اگر شیعہ امام کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کرے تو کیا ایسے امام کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے؟

الجواب۔ واللہ الموفق للصواب
۱۔ شیعہ اگر سبی (صحابہ کرام کو گالیاں دینے والے) ہوں تو جنازہ میں شریک ہونا درست نہیں درمختار ہے۔ او الکافر بسب الشیخین او بسب احدھما الخ
۲۔ قرآن کریم میں ہے۔ اِنَّکُمْ اِذاً مثلھم الآیۃ۔ پس بمقتضا اس آیت کے وہ امام بھی لائق مقاطعہ کے ہے جیسے وہ ہیں۔ فلہذا اس کے پیچھے اقتداء درست نہیں الا اندریں صورت کہ وہ علی الاعلان توبہ کرے اور علامات اس کے صدق کے ظاہر ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے لا تجد قوماً یؤمنون باللہ والیوم الاٰخر یوادون من حاد اللہ ورسولہٗ الایۃ
(۲۸ س مجادلہ)"
(تعلیم القرآن راولپنڈی۔ اپریل ۱۹۶۶ء صفحہ ۴۵-۴۶)

الفرقان۔ شیعہ صاحبان اس فتویٰ کو غور سے ملاحظہ فرمائیں۔

تصوف کا ایک لطیف نکتہ

دو بزرگ صوفیوں میں مکالمہ

"اِلْتَقَى إِبْرَاهِيمُ ابْنُ اَدْهَمَ وَ شَقِيقُ الْبَلْخِيُّ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَهُ إِبْرَاهِيمُ مَا بَدْءُ اَمْرِكَ الَّذِي بَلَغَكَ هٰذَا قَالَ مَرَرْتُ بِبَعْضِ الْفَلَوَاتِ فَرَأَيْتُ طَيْرًا مكسور الجناحين فِي فَلَاةٍ مِنَ الارض فقلتُ اَنظُرُ مِنْ اَيْنَ يُرْزَقُ هٰذَا ـ فَقَعَدْتُ بِحِذَائِهِ فَاِذَا اَنَا بِطَيْرٍ قد اَقْبَلَ فِي مِنْقَارِهِ جَرَادَةٌ فَوَضَعَهَا فِي مِنْقَارِ الطَّيْرِ الْمَكْسُوْرِ الْجَنَاحَيْنِ فَقُلْتُ لِنَفْسِي اِنَّ الَّذِي قَيَّضَ هٰذَا الطَّيْرَ لِهٰذَا الطَّيْرِ قَادِرٌ اَنْ يَرْزُقَنِي حَيْثُ كُنْتُ فَتَرَكْتُ التَّكَسُّبَ وَ اشْتَغَلْتُ بِالْعِبَادَةِ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ وَلِمَ لَا تَكُوْنُ اَنْتَ الطَّيْرَ الصَّحِيْحَ الَّذِي اَطْعَمَ الطَّيْرَ الْعَلِيْلَ حَتّٰى تَكُوْنَ اَفْضَلَ مِنْهُ ـ اَمَا سَمِعْتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَمِنْ عَلَامَةِ الْمُؤْمِنِ اَنْ يَّطْلُبَ اَعْلَى الدَّرَجَتَيْنِ فِي اُمُوْرِهِ كُلِّهَا حَتّٰى يَبْلُغَ مَنَازِلَ الْاَبْرَارِ فَاَخَذَ شَقِيْقٌ بِيَدِ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهَا وَقَالَ اَنْتَ اُسْتَاذُنَا يَا اَبَا اِسْحٰقَ ـ (مکاشفۃ القلوب للغزالی ص۲۴۳-۲۴۴)

ترجمہ - ایک دفعہ حضرت ابراہیم بن ادھم اور حضرت شقیق البلخی کی مکہ معظمہ میں ملاقات ہوئی۔ حضرت ابن ادھم نے شقیق البلخی سے پوچھا کہ آپ کی اس موجودہ حالت (ترکِ عمل اور فقر و فاقہ) کا آغاز کس طرح ہوا تھا؟ حضرت شقیق بلخی نے فرمایا کہ میں کسی جنگل میں گزر رہا تھا میں نے ایک ویرانہ زمین میں ایک زندہ پر شکستہ پرندہ پایا۔ میں نے دل میں کہا کہ میں دیکھونگا کہ اس کو کس طرح رزق پہنچایا جاتا ہے چنانچہ میں پرے ہٹ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ میں نے اچانک دیکھا کہ ایک اور پرندہ اُڑتا ہوا آیا اور اس کی چونچ میں ایک ٹڈی تھی۔ اس نے وہ ٹڈی اُس پر شکستہ پرندے کے مُنہ میں لاکر رکھ دی۔ میں نے یہ نظارہ دیکھ کر اپنے آپ سے کہا کہ جس خدا نے اس صحیح و سالم پرندے کو اس پر شکستہ پرندہ کی روزی پہنچانے پر مقرر کر رکھا ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ مجھے جہاں کہیں میں ہوں روزی پہنچائے اس پر میں نے اور کام چھوڑ دیا اور خالص عبادت میں مشغول ہو گیا۔ حضرت ابراہیم بن ادھم نے اُن سے کہا کہ آپ نے وہ تندرست پرندہ بننا کیوں پسند نہ کیا جو بیمار اور پر شکستہ پرندے کو کھلاتا ہے تا آپ اس سے افضل قرار پاتے کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اُوپر کا ہاتھ یعنی دینے والا بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے یعنی لینے والے سے۔ اور مومن کی علامت یہ ہے کہ تمام معاملات میں بہتر اور بلند مقام کا طالب رہے یہاں تک کہ اسے ابرار کی منزل نصیب ہو جائے۔

حضرت شقیقؒ نے حضرت ابن ادھمؒ کا ہاتھ پکڑ کر چوم لیا اور کہا کہ اے ابو اسحاق! تو وہی ہمارا استاد ہے۔"

نشانِ منزل

تلخیٔ گردشِ حالات سے آگے تو بڑھو
اپنی منزل کے خیالات سے آگے تو بڑھو

اشک افشانیٔ برسات سے آگے تو بڑھو
شوق کی بھیگی ہوئی رات سے آگے تو بڑھو

جلوۂ طُور تو ہے آج تلک چشم براہ
تم ذرا بزمِ خرابات سے آگے تو بڑھو

ہے جنوں ضامنِ تکمیلِ مسرّت لیکن
عقلِ حیراں کی خرافات سے آگے تو بڑھو

خود نہ مل جائیں سرِ راہ تو ہم سے کہنا
محض یادوں کے طلسمات سے آگے تو بڑھو

مل ہی جائیں گے نسیمؔ آپکو منزل کے نشاں
ہر کفِ پا کے نشانات سے آگے تو بڑھو

جناب نسیم سیفی

غیر مبایع بھائیوں کے لئے لمحۂ فکریہ

۱۹۱۴ء میں خلافتِ ثانیہ کے شروع میں ہمارے کچھ بھائیوں کو یہ ٹھوکر لگی کہ ہم جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقامِ نبوت کو پیش کرتے آئے ہیں اس سے غیر احمدی کچھ بدکتے ہیں لہٰذا ہمیں ان کے قریب ہونا چاہیئے تاکہ وہ جوق در جوق ہمارے ساتھ شامل ہوں۔ اس قربت کے خیال سے انہوں نے اپنے بعض عقائد میں بھی تبدیلی کی اور عمل میں بھی فرق کر لیا۔ احمدیہ خلافت کی مضبوط اور بابرکت مرکزیت کو بھی خیرباد کہہ دیا۔ انہوں نے اپنے "مشنوں" اور "ترویج علومِ فرقانیہ" کی بنا پر توقع رکھی کہ لوگ ہمارے گرد پروانوں کی طرح جمع ہو جائیں گے۔ انہوں نے خلافِ ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی "لڑکیوں کے رشتے" غیروں میں کر دیئے۔ حالانکہ ان کو معلوم ہونا چاہیئے تھا کہ الٰہی جماعتوں کی ترقی کا راز ماموریت علیہ السلام کے بتائے ہوئے طریق پر گامزن ہونے میں ہوتا ہے نہ کہ اپنی سکیموں پر عمل پیرا ہونے میں۔ اب نصف صدی گزرنے کے بعد غیر مبایع بھائیوں کی آنکھیں کھل رہی ہیں اور وہ برملا اپنی غلطی کا اعتراف کر رہے ہیں۔ ہم کسی کی دلشکنی کے لئے نہیں بلکہ اپنے بھائیوں کو توجہ دلانے کے لئے ذیل میں ان کی تازہ سالانہ رپورٹ کے دو اقتباس ان کے اپنے الفاظ میں درج کرتے ہیں۔ لکھا ہے:۔

(۱) "واقعات و تجربہ نے ہمارے سامنے یہ تلخ حقیقت واضح کر دی ہے کہ اشاعتِ اسلام کے میدان میں ہماری ساری کامیابی کا راز ہماری جماعتی ترقی و توسیع سے وابستہ ہے۔ ہم نے عام طور پر اپنی مسلمان قوم سے جو توقعات وابستہ کر رکھی تھیں کہ ہمارے مشنوں اور ترویجِ علوم

فرقانیہ کے کارناموں کو دیکھ کر ہمارے دینی مقاصد میں لوگ از خود شمولیت و شرکت اختیار کریں گے وہ تمام حرفِ غلط کی طرح ثابت ہوئی ہیں۔"

(احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی باونویں سالانہ رپورٹ صٹ)

(۲) "حضرت مسیح موعودؑ نے جماعت کے استحکام اور احبابِ سلسلہ کے باہمی تعلقات کو استوار کرنے کے سلئے یہ تجویز فرمایا تھا کہ ہماری اولادوں کے رشتے ناطے جماعت کے اندر ہونے چاہئیں اور انجمن نے حتی الوسع باہمی رشتے ناطوں کے لئے کوشش بھی کی ہے لیکن افسوس ہے کہ اس سلسلہ میں خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی۔ عام طور پر لڑکوں کے رشتے باہر کر لئے جاتے ہیں اور جماعت میں لڑکیوں کے رشتے تلاش کرنے میں مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ یہ ایک ناخوشگوار حقیقت ہے جس سے اجتناب ضروری ہے۔ امام وقت کے ارشاد کی تعمیل میں ضروری ہے کہ ہم جماعت میں رشتے ناطے کریں خواہ ہمیں اس میں کوئی نقصان یا تکلیف ہی کیوں نہ برداشت کرنی پڑے۔"

(احمدیہ انجمن اشاعتِ اسلام لاہور کی باونویں سالانہ رپورٹ صلہ)

ہماری صرف اتنی التجا ہے کہ ان گم گشتہ بھائیوں کو اب بھی نظام خلافت سے وابستگی اختیار کرنی چاہیئے۔ اس کی مرکزیت سے بہرہ ور ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ انہیں توفیق بخشے۔ آمین ——— وما علینا الا البلاغ المبین ٭

حاصلِ مُطالعہ

(جناب مولوی دوست محمد صاحب شاہد فاضل)

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

تیرھویں صدی کے چشتیہ نظامیہ سلسلہ کے نہایت عظیم الشان بزرگ تھے۔ برصغیر پاک و ہند کے لاکھوں مسلمان آپ کو ایک روحانی بزرگ اور ایک دینی پیشوا تسلیم کرتے ہیں۔ آپ کی ذاتِ گرامی کے ذریعہ بکثرت لوگ حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے اور ہزاروں کی زندگیاں آپ کی صحبت کی برکت سے بدل گئیں۔ یہی وہ شہرہ آفاق بزرگ ہیں جن کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے ۱۶ / دسمبر ۱۹۰۸ء کو عالمِ رؤیا میں تخت نشین دیکھا۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اولؓ نے ۱۹۱۰ء کے آغاز میں خطبہ جمعہ کے دوران ارشاد فرمایا:-

"ایک نکتہ قابلِ یاد سُنائے دیتا ہوں کہ جس کے اظہار سے مَیں باوجود کوشش کے رُک نہیں سکا اور وہ یہ کہ مَیں نے حضرت خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ان کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا ان کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے۔ ۸۰ برس تک انہوں نے خلافت کی۔ ۲۲ برس کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے تھے۔ یہ بات یاد رکھو کہ مَیں نے کسی خاص مصلحت اور خاص بھلائی کے لئے کہی ہے۔"

(بدر ۲۷ / جنوری ۱۹۱۰ء)

چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ہجری لحاظ سے قریباً ۷۷ برس ہی کی عمر میں وصال فرمایا۔

حضرت خواجہ صاحبؒ کے بلند مقام کا اندازہ اس سے بھی ہو سکتا ہے کہ مفتی صدر الدین صاحب دہلوی جیسے متبحر عالم نے ان کی وفات پر تاریخ کہی جس کا مادہ یہ تھا:-

"رحمت للعالمین قطب الورٰی ۱۲۶۷ھ"

حضرت خواجہ صاحب کے ارشادات و ملفوظات "نافع السالکین" کے نام سے طبع شدہ ہیں جس کا اردو ترجمہ "تذکرہ حضرت خواجہ سلیمان تونسویؒ" حال ہی میں مکتبہ "شعاعِ ادب" مسلم مسجد چوک انارکلی لاہور نے شائع کیا ہے۔ اس قیمتی مجموعہ سے چند اہم اقتباسات ذیل میں ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں ——— (دوست محمد شاہد)

(۱) صحابہؓ کی نگاہ میں موجودہ مسلمان

"فرمایا اگر بالفرض اس زمانہ میں اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہوتے تو اس زمانہ کے لوگوں کو کافر کہتے اسلئے کہ اس زمانہ کے لوگوں نے شریعت کی پیروی چھوڑ دی ہے" (ص۳۵) مسئلہ کفر و اسلام حل کرنے کے لئے اس نظریہ کو پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔

(۲) علماء کا "رفع"

"فرمایا کہ عالم کو چاہیئے کہ اپنے علم پر عمل کرے ورنہ کمثل الحمار یحمل اسفاراً مثل اس گدھے کے ہوگا جو بوجھ اٹھائے پھرتا ہے۔ اسکے بعد فرمایا کہ یرفع العلم برفع العلماء

کہ علماء کے اٹھ جانے سے علم اٹھالیا جائے گا" (ص۹۳)

اگر "رفع" اور "صعود الی السماء" مترادف لفظ ہیں تو آج تک سینکڑوں نہیں ہزاروں علماء ضرور آسمان پر تشریف لیجا چکے ہونگے اور ہمیں امید کرنی چاہئیے کہ روسی راکٹ کا اُن سے رابطہ بھی قائم ہو چکا ہوگا!!

(۳) علاماتِ قیامت

"حضرت قبلہ نے فرمایا کہ علاماتِ قیامت میں سے ایک یہ بات بھی ہے کہ عجیب و غریب امراض پیدا ہونگے جن کی تشخیص اور علاج سے دنیا کے حکیم اور ڈاکٹر عاجز آجائیں گے اس سبب سے کہ نہ تو پہلے لوگوں کی کتابوں میں ان امراض کو لکھا ہوا پائیں گے اور نہ ہی کبھی اُن کے تجربہ میں ایسے امراض آئے ہوں گے۔" (ص۱۲۱)

کیا یہ تعجب خیز امر نہیں کہ قربِ قیامت کی علامات تو پوری ہو چکیں مگر مسیح موعود کا ظہور ابھی تک نہ ہوا؟

(۴) زیارتِ نبوی کا ایک طریق

"ایک روز ایک شخص نے حضرت قبلہ کی خدمت میں عرض کیا کہ غریب نواز جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مَن رَاٰنی فقد رای الحق جس نے مجھے دیکھا اس نے گویا خدا تعالیٰ کو دیکھا ہمارا کیا حال ہوگا ہم بیچارے کس طرح پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کریں۔ آپ نے فرمایا کہ تم مجھے دیکھ لو۔"

امام الزمان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ چونکہ فنا فی الرسول کے انتہائی مقام پر فائز ہیں اسلئے حضور نے فرمایا کہ مَن فرّق بینی و بین المصطفیٰ فما عرفنی وما رای۔

(۵) ولایت و نبوّت کسی کی میراث نہیں

"فرمایا کہ ولایت اور نبوّت کسی کی میراث نہیں ہے جس کو حق تعالیٰ چاہتے ہیں عطا فرما دیتے ہیں۔ اس پر آپ نے یہ شعر پڑھا ؎

حق بہ شباں تاج نبوّت دہد
ورنہ نبوّت چہ شناسد شباں" (ص۲۹۸)

یہ قول فیضانِ نبوّت کے جاری وساری ہونے اور محض انتخاب الٰہی کے بدولت عطا کئے جانے کی طرف واضح رہنمائی کرتا ہے ؎

چاہے کسی کو شاہ کرے یا گدا کرے
طاقت نہیں کسی کی کہ چون وچرا کرے

(۶) عجیب خواب، عجیب تعبیر

"ایک روز حضرت قبلہ نے حلقہ نشین علماء کے سامنے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرے دونوں پاؤں کے نیچے مصحف مجید یعنی قرآن مجید ہے اور میں اسکے اُوپر کھڑا ہوا ہوں اس خواب کی کیا تعبیر ہے؟ سارے علماء اس خواب کی تعبیر بیان کرنے سے عاجز آگئے۔ پس آپ نے مولوی محمد عابد سوکری علیہ الرحمۃ کو جو کہ بڑے متبحر اور متدیّن عالم تھے طلب کیا اور اُنکے سامنے خواب بیان کیا۔ مولوی صاحب آداب بجا لائے اور کہا کہ مبارک ہو کیونکہ قرآن شریف عین شریعت ہے اور جناب والا کے دونوں قدم ہر زمانہ میں جادۂ شریعت پر مستحکم رہے ہیں اور اب بھی ہیں۔ چنانچہ یہ عمدہ تعبیر ہر کسی کے فکر و عقل کے مطابق تھی لہذا سب کو پسند آئی۔" (ص۱۵۱)

جو حضرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کشف متعلق حضرت فاطمۃ الزہراؓ پر تنقید کیا کرتے ہیں وہ اِس رؤیا پر ضرور غور فرمائیں۔!

(۷) ختم ولائت

" مؤلف ملفوظات کہتا ہے ؎

حق چو ولایت بہ جہاں در نمود
ختم ولایت بہ سلیمان نمود " (صہ ۳۲)

نبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم اور ولایت حضرت خواجہ سلیمانؒ پر!! لہذا اب آئندہ کسی ولی کا ہونا بھی ممکن نہیں ؟؟

(۸) حضرت عیسیٰ کے طویل سفر

" فرمایا کہ مشائخ اپنے مریدین کو وصیت کیا کرتے ہیں کہ اگر مسافر تمہارے پاس آئیں اور اس رات تم فاقے سے ہو تو اس کو ایک نعمت عظیم سمجھو اور اس کے لئے اللہ کا شکر بجالاؤ نیز حدیث شریف میں آیا ہے انّ عیسٰی علیہ السلام کان یأکل من الشجر ویلبس من الشعر ویبیت حیث امسٰی ولم یکن لہ ولدٌ یموت ولا بیتٌ یخرب ولا یبقی شیئاً لغدٍ یعنی عیسٰی علیہ السلام درختوں کے پتے کھا لیتے جانوروں کے بالوں کے کپڑے بنا لیتے اور جہاں شام ہو جاتی وہیں رات بسر کر لیتے۔ نہ کوئی آپ کا بیٹا تھا جو مرتا اور نہ کوئی آپ کا گھر تھا جو خراب ہوتا اور نہ ہی آپ کوئی چیز دوسرے روز کے لئے بچا کر رکھتے " (صہ ۲۱۰)

اِس حدیث میں اگر حضرت مسیح علیہ السلام کے واقعہ صلیب کے بعد پیش آنے والے سفروں کا تذکرہ نہیں تو کیا ان کا تعلق "چرخ چہارم" سے ہے ؟

(۹) زمین کی تواضع

" فرمایا جب حق تعالیٰ نے اپنے خلیفہ حضرت آدم علیٰ نبیّنا و علیہ السلام کے جسم مبارک کے پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو سارے آسمانوں اور کرسی اور عرش معلّٰی نے درخواست کی کہ ہم میں سے جسم مبارک پیدا فرمایا جائے۔ حق تعالیٰ نے اس کو ردّ فرما دیا۔ زمین خاموش تھی اس کو حق تعالیٰ نے خطاب فرمایا کہ تو نے اس بارہ میں کیوں عرض نہ کیا۔ کہنے لگی کہ آسمان اور عرش و کرسی مجھ سے اشرف و اعلیٰ تھے اسلئے یہ انہیں کا حق تھا کہ ان سے جسد مبارک بنایا جاتا میں اپنے کو ان سب سے کمتر سمجھ کر خاموش رہی۔ پس حق تعالیٰ نے اس کی عاجزی اور مسکنت کو قبول فرما لیا اور فرشتوں کو حکم دیا کہ مٹی سے آدم علیہ السلام کا جسد تیار کریں " (صہ ۲۷)

اہل اللہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ خدا کی جناب میں مقبولیت کا راز تواضع اور خاکساری میں ہے

(۱۰) حق تعالیٰ کی نظرِ عنایت مخلوق پر

" فرمایا کہ حق تعالیٰ اپنی تمام مخلوق کو نظرِ رحمت سے دیکھتے ہیں اور اس کے مناسب حکایت بیان فرمائی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ایک دفعہ بارش کی بندش ہو گئی۔ لوگوں نے آپ کی خدمت میں بہت عاجزی اور زاری کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حق تعالیٰ کی

جناب میں دعا کی - وحی آئی کہ ایک عاجز وضعیف فلاں مقام پر سکونت رکھتی ہے اس کی پھوس کی کٹیا پرانی ہوگئی ہے۔ اگر بارش برسے گی تو وہ ضعیفہ خراب وخستہ حال ہوجائے گی اس وجہ سے ہم نے بارش کو روک رکھا ہے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ پیغام سنا تو آپ نے چند آدمیوں کو بھیجا جنہوں نے اس بڑھیا کی کٹیا کو درست کر دیا۔ اس کے بعد حق تعالیٰ نے بارش برسائی۔" (صـ۲۸۷)

مبارک ہے وہ انسان جو رب العالمین کا مظہر بن کر خدا تعالیٰ کی تمام مخلوق پر رحم کرتا ہے کہ رحم اسی پر کیا جائے گا۔

(۱۱) درود شریف کی برکت

"ایک شخص نے حضرت قبلہ قدس سرہ کی خدمت میں عرض کیا کہ غریب نواز میری آنکھوں کی بینائی کم ہوگئی ہے۔ خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے فرمایا کہ درود شریف پڑھا کرو۔ درود شریف کی برکت سے حق تعالیٰ تم کو بینائی دیں گے۔ اس کے مناسب حکایت بیان فرمائی کہ قبول نام اس فقیر کے آشناؤں میں سے ایک شخص تھا اس کی آنکھوں کی بینائی کم ہوگئی۔ میاں قبول نے درود شریف پڑھنا شروع کیا۔ نو لاکھ مرتبہ پڑھا۔ حق تعالیٰ نے اس کی آنکھوں کی روشنائی لوٹادی۔" (صـ۲۶۴)

جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتوں اور برکتوں کا سمندر غیر محدود ہے اسی طرح درود شریف کے فضائل وبرکات کی بھی کوئی انتہا نہیں اور یہی امر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکاشفات وتحریرات سے ثابت ہے ؎

یا ربِّ صلِّ علیٰ نبیّک دائماً
فی ھٰذہ الدنیا وبعثٍ ثانی

(المسیح الموعودؑ)

ماہنامہ الفرقان کا "جہاد نمبر"

شروع جون میں شائع ہو رہا ہے!

اہل علم احباب سے ضروری درخواست

تجویز ہے کہ الفرقان کا "جہاد نمبر" اپنے رنگ میں مکمل ہو۔ قرآن مجید اور احادیث نبویہ کے حوالہ جات کے علاوہ اخبارات ورسائل کے متعلقہ حوالے بھی اس نمبر میں جمع کر دیئے جائیں۔ اس لئے اہل علم اصحاب سے درخواست ہے کہ جہاد کے متعلق ان کے پاس جو حوالہ جات ہوں وہ جلد ارسال فرماویں تاکہ سب حوالے ایک مضمون میں جمع کر دیئے جاویں۔ نیز اس سلسلہ میں کوئی مفید مشورہ ہو تو اس سے بھی آگاہ فرماویں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

خاکسار

ابو العطاء جالندھری

النبیّ الاُمّی صلّی اللہ علیہ وسلم

لفظ اُمّی اور حنیف کے حقیقی معنے

مستشرقین کے اعتراض کا جواب

(جناب شیخ عبد القادر صاحب حالی سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور)

قرآن حکیم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو الاُمّی، عربوں کو اُمّیین اور اسلام کو دین حنیف کہا گیا۔ مستشرقین معترض ہیں کہ عبرانی اور آرامی میں اُمّی اور حنیف مدح کے لئے نہیں بلکہ ذم کے لئے آتے ہیں۔ اُمّی کے معنے بے دین یا غیر یہودی کے ہیں اور حنیف کے معنی دھوکا دینے والے اور جھوٹ بولنے والے کے ہیں۔ عربوں کو ان الفاظ کے اصل معنوں کا پتہ نہیں تھا۔ ان کے ہاں ان کا استعمال بہتر اسلوب میں ہونے لگا۔ قرآن نے اس خطاب کو اچھا سمجھ کر اپنا لیا۔

ڈاکٹر رزڈل اپنی کتاب "ماخذ القرآن" میں لکھتے ہیں:-

"قرآن میں آنحضرت کو "نبیّ الاُمّی" کہا گیا۔ مسلمان اس لفظ کے معنی "ناخواندہ" بتاتے ہیں۔ مگر ربّی ابراہیم جیگر نے ثابت کیا ہے کہ جس لفظ کے معنی "ناخواندہ" بتائے جاتے ہیں وہ درحقیقت "غیر یہودی" کے معنی رکھتا ہے۔"

انسائیکلو پیڈیا آف اسلام میں لکھا ہے کہ اس لفظ کے معنی heathen اور Gentile کے ہیں یعنی بے دین اور غیر یہودی۔

"یہودی کتاب حدیث مشنا میں غیر یہود کو "اُموۃ ھا اولام" کہا گیا۔ یعنی "دین سے باہر لوگ"۔ یہود عربوں کو انہی معنوں میں امّی کہتے تھے۔"

اسرائیل کی عبرانی یونیورسٹی کے پروفیسر حیم رابن نے اپنی کتاب Qumran Studies میں یہی اعتراض دہرایا ہے۔

ہم حیران ہیں کہ قرآن حکیم پر اعتراض کرنے کے لئے اہل کتاب علم و فضل کے باوصف تحقیق کا دامن کیوں چھوڑ دیتے ہیں۔ اُمّی ایک عربی لفظ ہے جس کے اصل معنے "ماں کی طرف نسبت رکھنے والے" کے ہیں۔ اس کے معنے اَن پڑھ

کے بھی کہے جاتے ہیں کیونکہ وہ ویسا ہی رہتا ہے جیسا کہ پیدا ہوا۔ المفردات میں ہے:-

"نبی عربی کو اُمّی اس جماعت کی وجہ سے کہا گیا ہے جنہوں نے لکھنا نہ سیکھا اور اپنی عادت پر ہی رہے جیسا کہ عامی وہ ہے جو کہ عامہ کی عادت پر ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمّی ہونے پر بعض نے کہا ہے کہ آپ نہ لکھتے تھے اور نہ کتاب سے پڑھا کرتے تھے انکو فضیلت حاصل تھی کہ اپنی یاد کی وجہ سے لکھنے پڑھنے کی حاجت نہ رکھتے تھے اور ان کو اللہ تعالےٰ کی کفالت و ذمہ واری پر اعتماد تھا جو اس نے سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى میں فرمائی تھی۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ نام اُمّ القریٰ کی نسبت سے ہے۔"

عربوں کو اُمّی، اُمّ القریٰ کی نسبت سے کہا گیا۔

ان معنوں کی تائید میں بہت سے تاریخی شواہد مل چکے ہیں۔

۲۵۰۰ قبل مسیح میں عرب سے سامی مہاجرین کا ایک سیلِ بے پناہ اُٹھا۔ ایک حصہ وادی نیل میں آبسا اور ایک حصہ عراق کی طرف نکل گیا۔ عرب چونکہ سامی نسل کا گہوارہ تھا اور مکہ معظمہ ان کا مرکز۔ اسلئے یہاں سے نکل کر انہوں نے عرب کے اصل باشندوں کو ہمیشہ اُمّی کہا۔

جس طرح بیٹے اپنی ماں کو اُمّی کہتے ہیں اسی طرح امّ القریٰ کی نسبت سے عرب سے منتشر ہونے والی قوموں نے عربوں کو اُمّی کہا۔

کتباتِ مصر کے اُمّی

انسانی تہذیب کی ابتدا میں جو کتبات تصویری زبان میں مصر میں لکھے گئے۔ ان میں

۱- حجاز کو "سرزمینِ خدا" کہا گیا یعنی "پانطر"

۲- عربوں کو عامُو یعنی اُمّی کہا گیا۔ (مصر کی تصویری زبان میں ع اور الف کا ابدال معمولی بات ہے)

۳- سرزمینِ خدا کو روحانیت کا مرکز سمجھا گیا۔

یہ کتبات تین ہزار قبل مسیح سے لیکر ۷۰۰ قبل مسیح تک کے زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ مصر کے پہلے خاندان کا ایک ہاتھی دانت پر منقش کتبہ ملا ہے۔ اس میں ایک عرب کی تصویر بنائی گئی ہے اور نیچے "عامُو" لکھا ہوا ہے۔

جرمن ماہر اثریات برگش نے اپنی کتاب[1] میں مصر کے پانچویں خاندان (۲۵۰۰ ق م) کا ایک کتبہ درج کیا ہے۔ اس میں عامُو کے حملہ اور دفاع کا ذکر ہے۔

پھر شاہِ مصر توتمس (۱۶۰۰ ق م) کے کتبے میں سرزمین عامُو کا ذکر ہے:-

"سرزمینِ عامُو کے رہنے والوں نے بادشاہ معظم کی خدمت میں سونا پیش کیا۔"[1]

ان کتبات کے پیش نظر وہ لکھتے ہیں:-

1- Brugsch's Egypt under the Pharaoa 1902. P. 46, 146

"عرب کے بدوی قبائل جو کہ مصر اور
کنعان کے درمیان عظیم صحرا میں بسے
ہوئے تھے، کتباتِ مصر میں ان لوگوں کو
عامُو کی عظیم نسل کا ایک حصہ بتایا گیا" (ص[1])

والس بج نے ایک مصوّر کتبہ کا عکس شائع کیا ہے۔
جس میں عربوں کی تصویریں دی گئی ہیں۔ نیچے لکھا ہے ۲۷
عامُو مصر کا تحفہ لائے ہیں[5]"

بریسٹڈ نے مصر کے کتباتِ قدیم کو چار جلدوں میں
پیش کیا ہے۔ ان کے مرتّبہ کتبات میں جابجا "ریگستان میں
بسنے والے عامو" کا ذکر ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ وہ نو عظیم
قوموں میں سے ہیں۔ عامو "سرزمینِ غدا" میں بسے ہوئے
تھے۔ مصر کی عامو سے ہمیشہ لڑائی رہتی۔ عامو کا ترجمہ
ایشیائی کیا گیا۔ اصل ترجمہ اُمّی ہے[2]

والس بج نے ۸ جلدوں میں کتباتِ مصر مرتّب کئے
آخری جلد میں انڈکس ہے۔ عامو کے نیچے لکھتے ہیں :-

Āamu, Semitic tribes of the Eastern Desert. Āamu Heru-Shā (Sand-dwellers)

عامو ان سامی قبائل کو کہا گیا جو کہ مصر
کے مشرقی صحرا میں بسے ہوئے تھے۔
ان کو "حیرو شا" بھی کہا گیا یعنی ریگستان
میں رہنے والے"

والس بج نے ایک کتبہ دیا ہے جس میں مصر پر قابض
ہونے والے ہکسوس (عمالیق) کو بھی عامو کہا گیا (جلد ۲ ص۱۷۹)

فلپ حتّی اپنی کتاب تاریخ عرب میں لکھتے ہیں :-
"سنہ ۱۹۰۰ء میں سیّاح پیٹری کو مصر کے
پہلے خاندان کے شاہی مقبرے میں ہاتھی دانت
پر ایک تصویر کھدی ہوئی ملی جس پر لفظ (عمو)
ایشیائی لکھا تھا۔ یہ سامی نسل کی ارمنی شکل
و شباہت رکھتی ہے۔ اس میں داڑھی نکیلی
اور لبیں منڈی ہوئی ہیں۔ یہ صریحاً ایک
جنوبی عرب کی شبیہ ہے۔ اسی شاہی خاندان
کی ایک قدیم ترکھدی ہوئی تصویر میں
کوئی سوکھا سا بدّو مرد لنگوٹی میں دکھایا
ہے کہ اپنے گرفتار کرنے والے مصری کے
سامنے گڑگڑا رہا ہے اور وہ لوہے کا
ڈنڈا بدّو پر تانے ہوئے ہے۔ یہ عربوں
کے موجود ہونے کی سب سے پرانی تصویری
شہادتیں ہیں۔ بدّو کے لئے مصری لفظ

1- *The dwellers of the Nile by wallis Buige* P. 71-72

[2] بریسٹڈ کی کتاب *Ancient Records of Egypt* کے مندرجہ ذیل حوالے قابلِ توجہ ہیں۔
جلد اوّل کتبہ ۳۱۱، ۳۶۰، ۳۰۳۔ جلد دوم کتبہ
۶۵۶، ۶۵۸۔ جلد سوم کتبہ ۱۳۹، ۴۵۶۔ جلد چہارم
کتبہ ۳۱، ۴۲، ۸۰+

"عمو" کے معنی خانہ بدوش اور الیشیائی
کے آتے تھے۔ ان کے قدیم وقائع میں
یہ نام بارہا استعمال ہوا ہے اور بعض
موقعوں پر ملک عرب سے باہر والوں اور
مصر کے گرد کے خانہ بدوشوں کے لئے
آیا ہے[1]"

آمو اور عیمو ایک ہی لفظ ہے۔ مصر کے تصویری رسم الخط یعنی ہیروگلیفی میں عین کی الف کا ابدال معمولی بات ہے۔ تورات میں الف سے آموۃ آیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اصلی نام اُمّی ہے۔

ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ انسانی تہذیب کے ابتداء ہی میں عربوں کو اُمّی کہا گیا۔ یہ خطاب عبرانیوں کا دیا ہوا نہیں، آرامیوں کا دیا ہوا نہیں بلکہ اس وقت کا یہ خطاب ہے کہ عبرانی آباء ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے تھے۔ بعد میں عربوں کے ساتھ مستقل آویزش کے باعث ہو سکتا ہے کہ یہود میں یہ خطاب بُرے معنوں میں استعمال ہونے لگا ہو جیسا کہ وہ آموۃ "دین باہر" لوگوں کو کہتے تھے۔ یہ محاورہ کے معنی ہیں کوئی لغوی معنے نہیں۔ یہود خود ایک اچھا نام ہے مگر بعض قوموں میں گالی بن گیا ہے۔ اسی طرح اگر اُمّی کے معنے یہود میں بے دین کے ہو گئے تو اس کے پیچھے عرب عناد کارفرما ہے نہ کہ زبان اور لغت۔

تورات میں اُمّی

اصل معنے، آموۃ کے اُمّی کہلانے والے لوگوں کے ہیں نہ کہ بے دین لوگوں کے۔ اس کا سب سے بڑا ثبوت جو کہ اہل کتاب کے لئے قابل توجہ ہے یہ ہے کہ خود تورات میں عربوں کو آموۃ کہا گیا۔ تورات میں یہ خطاب آیا ہے لیکن اس کا ترجمہ قبائل وغیرہ کر دیا گیا جس کے باعث اصل حقیقت نظروں سے اوجھل ہو گئی تھی۔ تورات میں صرف دو جگہ آموۃ کا خطاب ملتا ہے۔ عجیب بات ہے کہ دونوں جگہ قبائل عرب کو یہ نام دیا گیا۔ پیدائش ۲۵/۱۶ میں فرزندانِ اسمٰعیلؑ اور ان کی اولادوں کو آموۃ کہا گیا۔ گنتی ۲۵/۱۵ میں عرب کے مدیانیوں کو اسی نام سے یاد کیا گیا۔ یہ وہی لفظ ہے جو کتباتِ مصر میں عربوں کیلئے آیا ہے۔ یہ واضح ثبوت ہے اس امر کا کہ اُمم قدیمہ نے اس قوم کو جو کہ ان کے لئے بمنزلہ ماں تھی بھلایا نہیں جس کوکھ سے انہوں نے جنم لیا اس کو عامو، ایمو یا اموۃ کے نام سے یاد رکھا۔

عبرانی لغت کی وضاحت

عبرانی اور کالدی ڈکشنری از Gesenius میں لکھا ہے کہ عبرانی میں "اماۃ" کے معنی ابتدا، مرا اور کسی چیز کی بنیاد کے ہیں۔ اُمّۃ کے معنی لوگ کے ہیں۔ اس کی جمع اُموۃ صرف دو جگہ تورات میں آئی ہے۔ تورات ۲۵/۱۶ میں اسماعیلی قبائل کو اور گنتی ۲۵/۱۵ میں مدیانیوں کو اُموۃ کہا گیا۔ اصل جمع اُمیم ہے (زبور ۱۱۷/۱)۔ عجیب بات ہے کہ تورات میں صرف قبائلِ عرب کو اُموۃ کہا گیا۔ اسی سے پتہ لگتا ہے کہ اُموۃ وہی لفظ ہے جو کتباتِ مصر میں عامو ہے۔ یہ اُمّی کی جمع ہے نہ کہ اُمّۃ کی جمع۔ عبرانی میں اُمّۃ کی جمع امیم ہے لیکن قبائلِ عرب کے لئے تورات میں اُموۃ آیا ہے۔ یہ استعمال بتاتا ہے کہ یہاں اُموۃ کے معنی اُمّیین کے ہیں نہ کہ قبیلہ یا قبائل کے۔ اور اسکے ساتھ

[1] تاریخ ملّتِ عربی (اردو ترجمہ) صفحہ ۵۵-۵۶

ہی اُمّی کے اصل معنے بھی واضح ہو گئے یعنی ابتدائی بنیادی اور ایسی قوم جو دنیا کی ماں ہے مکہ معظمہ اُمّ القریٰ ہے۔ عرب اُمّ الاُمم اور عربی اُمّ الالسنہ۔ عرب کے لوگوں کو اِسی نسبت سے اُمّی کہا گیا۔ عربوں کو چونکہ اپنے حافظہ پر ناز تھا، لکھنے پڑھنے کو وہ عار سمجھتے تھے اسلئے یہ لفظ محاورہ میں ناخواندہ کے معنوں میں بھی مستعمل ہوا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھے لکھے نہ تھے۔

مستشرقین کی یہ کوشش کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواندہ ثابت کریں ایک ناکام کوشش ہے۔ حرف اُمّی کے خطاب پر ہی منحصر نہیں قرآن حکیم میں واضح طور پر لکھا ہے کہ آپ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے۔

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ
كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ
اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝

(۲۹ : ۴۹)

نزولِ قرآن سے پہلے تو کوئی کتاب نہ پڑھتا تھا۔ نہ لوگوں کو سناتا تھا اور نہ تو اسے اپنے دائیں ہاتھ سے لکھتا تھا اگر ایسا ہوتا تو جھٹلانے والے شبہ میں پڑ سکتے تھے۔"

—(۲)—

دینِ حنیف

ڈاکٹر ٹزڈل نے اپنی کتاب "ماخذ القرآن" میں ایک اعتراض بایں الفاظ کیا ہے:۔

"جس لفظ سے حنیف" مشتق ہے اس کے معنی عبرانی زبان میں "چھپانا" دھوکا دینا، جھوٹ بولنا، مکر کرنا ہیں۔ اور ایسے ہی معنے اس لفظ کے سُریانی زبان میں ہیں۔ عربی میں پہلے اس کے معنی "لنگڑا کر چلنا" یا "ناہمواری کے ساتھ چلنا" تھے مگر چونکہ حنیف لوگوں نے عوام کے بتوں کی پرستش چھوڑ دی تھی اسلئے بعد میں اس کے معنی "الحاد و کفر" ہو گئے۔ اسی معنی میں سابق مصلحین عرب کے لئے یہ لفظ طنزاً استعمال کیا جاتا تھا..... مگر عجیب بات یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے لفظ حنیف ابراہیمؑ کے لئے استعمال کیا اور لوگوں کو دعوت دی کہ وہ "دینِ ابراہیمؑ" یعنی اسلام قبول کر کے حنیف بن جائیں۔"

مولانا سید سلیمان صاحب ندوی اپنی کتاب "ارض القرآن" میں "لغوی تحقیق" کے عنوان کے نیچے لکھتے ہیں:۔

"حنیف، حَنَفٌ سے مشتق ہے۔ عربی میں اس کے معنی مڑنے اور جھکنے کے ہیں۔ اسلئے حنیف وہ شخص ہے جو ایک طرف سے جھک کر اور مُڑ کر دوسری طرف جائے۔ یہ لفظ اچھے اور بُرے دونوں معنوں میں مستعمل ہو سکتا ہے۔"

حضرت امام راغبؒ مفردات میں "حنف" کے نیچے لکھتے ہیں کہ اس کے اصل معنے جھکنے کے ہیں۔ حَنَفْ گمراہی سے راستی کی طرف جھکنا۔ اس کے برعکس (جیم سے) جَنَفَ راستی سے گمراہی کی طرف مائل ہونا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا قَانِتًا لِلّٰهِ حَنِیْفًا: خدا کا تابعدار راستی کی طرف جھکنے والا۔

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ

جھوٹ کے کلام سے بچو اللہ کی طرف جھکتے ہوئے۔

چونکہ ہڈی میں جھکاؤ پیدا ہونے سے ٹیڑھاپن پیدا ہوتا ہے اسلئے اَحْنَفُ ٹیڑھے پاؤں والے کو بھی کہتے ہیں۔

ظاہر ہے ٹیڑھے پاؤں والا ہونا اس کے ثانوی معنے ہیں۔ اصل معنے اس کے جھکنے کے ہیں۔ دین و اخلاق میں اس لفظ کے معنی بہرحال راستی کی طرف جھکنے کے ہیں جبکہ عربی میں جَنَفَ کے معنی ناراستی کی طرف جھکنے کے ہیں۔ حضرت امام راغبؒ نے راست پہلو اختیار کیا ہے۔ سید سلیمان صاحب ندوی نے جو وضاحت کی ہے وہ اتنی درست نہیں۔

اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ دوسری سامی زبانوں میں اس لفظ کے معنی وہ کیوں نہیں جو کہ عربی میں ہیں خصوصاً قرآن حکیم نے جو لغت دی ہے اس میں اس لفظ کے بُرے معنوں کی کوئی گنجائش نہیں۔ قرآن حکیم میں دس جگہ یہ لفظ آیا ہے۔ سب جگہ حنیف کا مقابل مُشرِک ہے۔ اسی بنا پر قرآن مجید میں جہاں جہاں حنیف کا لفظ آیا ہے اس کے ساتھ ساتھ شرک کی نفی بھی کی گئی ہے۔ ایک جگہ یہ لفظ زُور و شرک کے مقابل پر آیا ہے۔ اندریں صورت قرآن حکیم کی رُو سے بُرے معنوں کا شائبہ بھی باقی نہیں رہتا۔ اصل لغت تو وہ ہے جو عرش سے نازل ہوئی۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ۔ انسانوں کی لکھی ہوئی لغات میں غلطیوں کی گنجائش بہرکیف موجود ہے۔

عربی زبان اُمُّ الالسنہ ہے۔ دوسری زبانیں الفاظ کے راست معانی کو محفوظ نہیں رکھ سکیں۔ عبرانی، کلدانی اور سُریانی میں حنف کے معنوں میں ٹیڑھاپن پایا جاتا ہے۔ آپ حیران ہوں گے کہ ان کے ہاں حنف کے مقابل کا لفظ جنف سرے سے موجود نہیں۔ سامی زبانوں کی لغت میں جو معنے حَنَفَ کے دیئے گئے ہیں وہ دراصل جَنَفَ کے ہیں۔ عبرانی کالدی ڈکشنری میں حنفہ کے جتنے بھی معنے دیئے گئے ہیں سب میں ٹیڑھاپن اور زیغ ہے جنف کے نیچے لکھا ہے کہ یہ مستعمل نہیں۔ گویا شہد میں زہر گھول دیا گیا۔

ڈاکٹر ٹرڈل پوچھتے ہیں۔ سامی زبانوں کے استعمال کے خلاف بزرگ انبیاء کو حنیف کیوں کہا گیا؟ اس کا ایک جواب تو یہ ہے۔ لغت کی اصلاح کے لئے، اصل حقیقت کے اظہار کے لئے۔

دوسرے جواب کا علم حال ہی میں ہوا ہے۔ یروشلم کی اسرائیلی یونیورسٹی کے استاذِ لسانِ عبرانی چیم رابن نے ایک کتاب صحائفِ قمران پر لکھی ہے۔ اس کا نام "قمران سٹڈیز" (Qumran Studies) ہے۔ اس میں وہ صحائفِ قمران کی رُو سے اس امکان کا اظہار کرتے ہیں کہ گو کہ شاید حنیف گمراہ کو کہا گیا ہے لیکن اس کے اصل معنے مائل ہونے، جھکنے اور مڑنے کے ہیں۔ اب ہم اس کے ایسے معنے کر سکیں گے جو کہ اچھے ہونگے۔

"It is, however, possible to suggest an explanation which makes hanef a straightforward and descriptive word."

جماعت قران کو عبرانی میں جھکنے اور مائل ہونیوالا کہا گیا۔ اس کے لئے عبرانی میں لَنوا کا لفظ آیا ہے۔ عربی میں بھی یہی لفظ ہے۔ صاحب موصوف کے نزدیک یہ لفظ حَنْفْ کے مترادف ہے۔ اہل قران چونکہ دین حنیف کی طرف جھکنے اور مائل ہونے والے تھے اسلئے ایسا کہا گیا۔

جیمز رابن نے یہ بھی لکھا ہے کہ احبار یہود لفظِ حنیف کو اچھے اور بُرے دونوں معنوں میں استعمال کرتے تھے۔ مثلاً مشنا میں لکھا ہے کہ "حنوک یعنی ادریس علیہ السلام کو حنیف کہا گیا۔ اس کی تشریح یہ ہے کہ وہ ایک وقت میں صدیق اور راستباز تھے دوسرے وقت میں گناہ گار اور نافرمان۔" (نعوذ باللہ من ذالک) یہ تشریح بتاتی ہے کہ چونکہ یہود حَنْفْ کے معنی جُنْفْ کے بھی کرتے تھے اسلئے اللہ تعالیٰ کے ایک صدیق پیغمبر کو نیک و بد کہہ دیا حنیف کی ح کے نیچے ایک نقطہ ڈالنے سے معنے نیک سے بد کے ہوجاتے ہیں۔ جیسے زبان کی ب کے نیچے ایک نقطے کا اضافہ اسے زیان کردیتا ہے۔ اسی طرح یہود خرافات میں کھو گئے۔ ہاں اتنا تو ثابت ہوگیا کہ آدم کی ساتویں پشت میں حضرت حنوک نبی کو حنیف کا خطاب ملا تھا اور ملا بھی ان کی راستبازی کی وجہ سے تھا۔ یہود نے اپنی زبان کے سقم کی وجہ سے اس کے بُرے معنے لے لئے۔

اس مضمون میں اُمّی اور حنیف کے خطاب کے بارہ میں جو جدید تحقیق پیش کی گئی اس سے ظاہر ہے کہ الفاظ کا قرآنی استعمال بہر صورت حقیقی اور راست ہے۔ قرآن ایک زندہ حقیقت ہے، ابدی صداقتوں پر مشتمل کتاب ہے مستشرقین اس آسمانی شہد میں زہر گھولنا چاہتے ہیں لیکن ان کی یہ کوشش ہرگز کامیاب نہ ہوگی بلکہ رائیگاں جائے گی +

بہائی شریعت ممنوع الاشاعت ہے

بہرہ مکاتبات میں ایک خط میں استفسار ہے کہ کیا بہائی شریعت ممنوع الاشاعت ہے؟ سو یاد رہے کہ آج تک بہائیوں نے اپنی مزعومہ شریعت "الاقدس" کو طبع نہیں کرایا۔ اس سلسلہ میں جناب عبدالبہاء نے بہائیوں کو یہ ہدایت دی ہوئی ہے:-

"کتاب اقدس اگر طبع شود، نشر خواہد شد۔
در دست اراذل متعصبین خواہد افتاد لہذا جائز نہ"

ترجمہ۔ کتاب اقدس اگر طبع ہوگئی تو پھیل جائیگی اور رذیل متعصب لوگوں کے ہاتھوں میں چلی جائیگی اسلئے اس کی طباعت جائز نہیں"

(بہائی رسالہ بوا بنا جمیعت لاہائی ص۳۲ مطبوعہ مصر ۱۳۴۲ ہجری)

کیا کوئی بہائی اس کا جواب دے سکتا ہے؟ +

ایک تحقیقی بحث کا اجمالی جائزہ

ایک لفظ کی سات شکلیں

(محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر لائل پور)

علم اللسان کا مسلّمہ اصول ہے کہ اسمائے عدد کے تلفظ میں انتہائی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے اور امتدادِ زمانہ سے یہ تبدیلی بڑھتی جاتی ہے۔ اس اصول کی ایک مثال درجِ ذیل ہے :-

(۱) عربی لفظ سدس بمعنے چھٹا حصہ ہے۔ اس کی دوسری شکل سِتّہ ہے۔ (دیکھو مفرداتِ راغب صفحہ ۲۲۲) وجہ یہ ہے کہ سدس کا دوسرا سین گر کر "سد" رہ گیا۔ اور دال ت میں بدل کر سِتّہ بن گیا۔ اسی طرح "سدیدہ" کی دال ت میں بدل کر لفظ سِتّ بن گیا۔ دال کا تبادلہ ت میں ہونا ایک عام بات ہے اور سین کا گر جانا بھی علم اللسان کا مانا ہوا اصول ہے۔

(A) "S Changes into H or X and disappears"
(Jespersen on Language P. 199)

یعنی سین ہائے ہوز میں یا ایکس میں بدل جاتا ہے یا سین غائب ہو جاتا ہے۔

(۲) یہی عربی لفظ سنسکرت میں "شَٹ" یعنی چھ ہے۔ گویا ستّہ کا سین بدل کر شین ہو گیا ہے۔ اور سین کا شین میں تبدیل ہونا علمائے سنسکرت کی اصطلاح میں "سَتْوا" کہلاتا ہے۔ اس کے برعکس شین کو سین میں تبدیل کرنے کا نام "ساکاری" ہے

(۳) نیپالی زبان میں شٹ کو چیت بولتے ہیں۔

(۴) علم اللسان کا ایک اصول یہ بھی ہے کہ دال کو گرا دیتے ہیں۔

(B) "D is sometimes lost" (LIDDEL'S Greek Dictionary P. 171)

(a) اندھیر = انھیر (b) اندھا = انھا (c) نزدہ = مزور (d) بندھا (باندھا ہوا) = بنھیا (e) رِندھا (پکایا ہوا) = رِنھیا (f) کندھا = کنھا۔

غرضیکہ دال کا بعض الفاظ سے گر جانا مانی ہوئی بات ہے۔ اسی اصول کے لحاظ سے (سجد بمعنی سوچنا) اور (جمد بمعنی جمنا) دونوں الفاظ میں دال گر گئی ہے۔ اور سجد سے سوچ نا اور جمد سے جم نا رہ گیا ہے۔ پس "سدس" کی دال گر کر سس یعنی شش فارسی میں بمعنی چھ ہے۔

(۵) اوپر کا حوالہ A ملاحظہ فرمائیں کہ سین ایکس میں بدلتا

ہے پس فارسی کا شش انگریزی میں SIX ہے۔

(۶) حوالہ A سے یہ بھی ظاہر ہے کہ سین ہائے ہوز میں بدل جاتا ہے۔ مثلاً (مسجد = مہجد) (کاستن = کاہیدن)۔ (خواستن = خواہیدن)۔ (رستن = رہیدن)۔ (غیث۔ بمعنی گھاس) = (گھاس = گاہ)۔ (کوس = کوہ یعنی فرسنگ)۔

اس اصول کے لحاظ سے SIX کا سین ہائے ہوز میں بدل کر یونانی زبان میں HEX بمعنی چھ ہے

(۷) اسی اصول کے لحاظ سے شش کا دوسرا شین ہائے ہوز میں تبدیل ہو کر شہ یعنی چھ ہندی میں ہے۔

نوٹ۔ یاد رہے کہ حرف چ یا چھ ہمیشہ سین یا کاف کا بدل ہوتا ہے۔ اس ابدال پر ایک مضمون خاکسار کا الفرقان میں شائع ہو چکا ہے۔ عربی حروف تہجی میں چ نہیں ہے۔ اگر عربی زبان امّ الالسنہ نہ ہوتی تو چ یا چھ والے الفاظ کا عربی ماخذ کبھی دستیاب نہ ہو سکتا لیکن حرف چ کو سین یا کاف میں تبدیل کرنے سے خاکسار نے ہزاروں الفاظ کا عربی ماخذ قائم کیا ہے۔ مثلاً (a) چھوڑنا = سرح۔ چھوڑنا (b) چڑھنا = سار۔ چڑھنا (c) چوڑا = شہیرۃ۔ چوڑا (d) چھت = سطح۔ چھت وغیرہ۔

اُوپر کے بیان سے ظاہر ہے کہ لفظ "سدس" نے مختلف لہجوں اور آب و ہوا کے اثر کے ماتحت سات شکلیں اختیار کی ہیں۔ اور ہر تبدیلی مسلّمہ اصول اور دلائل کے ساتھ ثابت اور واضح ہے لیکن ایک بات نہایت نمایاں اور قوی اور مُسکِت اور فیصلہ کن ہے۔ یعنی یہ کہ اصل ماخذ "سدس" کسی زبان میں موجود نہیں ہے۔ یہ امر عربی زبان کے اصل اور اُمّ ہونے کے حق میں ایک برہانِ قاطع ہے۔ منجملہ سینکڑوں دوسرے ادلّہ و براہین کے۔ وقال اللہ تعالیٰ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِکُمْ وَاَلْوَانِکُمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ۔

عرضِ حال - گزشتہ ۱۹ سال کی مسلسل محنت کے بعد خاکسار مندرجہ ذیل چوبیس زبانوں کا سراغ عربی تک نکال چکا ہے۔ یعنی کرۂ ارض پر مغرب تا مشرق پھیلی ہوئی زبانیں۔

انگریزی	سپینش	سنسکرت	آرین روٹ
روسی	لاطینی	پالی	مرہٹی
سویڈش	اطالوی	نیپالی	گجراتی
ڈچ	یونانی	تبتی	تلیگو
جرمن	سواحیلی	ہندی	چینی
فرینچ	فارسی	پنجابی	جاپانی

یہ کُل مواد تقریباً ساٹھ ہزار الفاظ پر مشتمل ہے۔ ان میں سے مندرجہ ذیل زبانوں کے الفاظ بذریعہ ووکیبلریز (انگریزی) اشاعت پذیر ہو چکے ہیں۔ یعنی لاطینی، سنسکرت، سویڈش، ڈچ، جاپانی، آرین روٹ۔ علاوہ ازیں یونانی زبان کا نصف حصہ شائع ہو چکا ہے۔ باقی نصف انشاء اللہ عنقریب چھپنے والا ہے۔ وَلِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰہِ۔ والحمد للہ علیٰ احسانہ۔

(خاکسار محمد احمد مظہر ایڈووکیٹ لائلپور)

قطعاتِ تنویر

(محترم جناب شیخ روشن دین صاحب بی اے ایل ایل بی ایڈیٹر روزنامہ الفضل)

غضب کا بلا خیز طوفان ہے　　　کہ الحاد اور شرک یک جان ہے
مگر کشتیٔ نوح چلتی رہی　　　خدا آپ اس کا نگہبان ہے

ہے نام ہی اسلام کا آپ اپنی ضمانت　　　پاتا ہے فروغ امن و سلامت کے سہارے
ہے ان کی نگاہوں میں امیری نہ فقیری　　　جو جیتے ہیں ایمان کی دولت کے سہارے

یہ مجتہدِ شہر کا فتویٰ کمال ہے　　　بالکل حرام ہے مگر پھر بھی حلال ہے
میں نے کہا دلیل؟ تو کہنے لگے دلیل!　　　جب میں کہوں دلیل کا پھر کیا سوال ہے

فقیہِ شہر کا ایمان ڈولتا ہی رہا　　　خدائے پاک تو بندوں سے بولتا ہی رہا
کلامِ پاک کا چشمہ تو تلخ ہو نہ سکا　　　خرد کا زہر خرد مند گھولتا ہی رہا

خدا کا خوف ہو دل میں نبیؐ کی شرم آنکھوں میں　　　چھلکتا رہتا ہو حب کے دل کا خونِ گرم آنکھوں میں
اسی کو مردِ مومن حضرتِ تنویر کہتے ہیں　　　سیئے ہوں ہونٹ لیکن ہو کلامِ نرم آنکھوں میں

حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام !

(جناب راجہ نذیر احمد صاحب ظفرؔ - بی - اے)

مٹ نہیں سکتا تصور سے وہ نقشِ دلنشیں
وہ محبِ مہدیٔ آخر زماںؑ وہ نورِ دیںؓ

خدمت و طاعت میں مثلِ حضرتِ صدیقؓ تھا
وہ مسیحائے زماںؑ کا جانشینِ اوّلیں

جس کی ہمت سے عیاں کون و مکاں کی وسعتیں
وہ خودی کا آسماں وہ عجز و طاعت کی زمیں

چشمہ ہائے علم و حکمت جس کے ہونٹوں سے رواں
جس کے دل میں موجزن تھا ایک دریائے یقیں

جس کی خاطر مائدہ نازل ہوا صبح و مسا
ظاہری اسباب سے بالا رہا جس کا یقیں

طائرِ دل گو رہا خود بے نیازِ آشیاں
لیک یارِ بے مکاں اس میں رہا ہر دم مکیں

شاہ تھے پر فقر سے رکھتے تھے ہمت کو بلند
ہیچ تھی ان کی نظر میں رفعتِ چرخِ بریں

عُسر ہو یا یُسر ہو سب خوب تھا اُن کے لئے
حسنِ رؤیت کا کرشمہ تھا کہ تھی ہر شے حسیں

بختیار و بے نوا اُن کی نظر میں ایک تھا
کوئی بے مایہ ظفرؔ سا ہو کہ ہو فغفورِ چیں

نورِ حسنِ یار تھا طلعت سے عاشق کی عیاں
داغِ مہ بھی جس سے شرمائے وہ تھا داغِ جبیں

جان و دل سے ہر گھڑی تھے حامیٔ دینِ مبیں
نورِ دیں تھے یا ستونِ عرشِ ربّ العالمین

اوّلین و آخریں میں ہے کوئی نسبت اگر
پھر بلاشک بوبکرؓ ہیں آخریں میں نورِ دیںؓ

ایک نیا اندازِ فکر

حضرت مسیحؑ کے صلیبی واقعہ کے متعلق انجیلی بیان پر تبصرہ

(جناب گیانی واحد حسین صاحب فاضل)

(۳)

عید فسح اور یسوع مسیح

اناجیل کے مصنف حضرت مسیح کو فسح کا برہ ظاہر کرنے کے لئے اختراعی طور پر کتب سابقہ کی طرف بعض پیشگوئیاں منسوب کر کے ان کا حضرت مسیحؑ میں پورا ہونا بتاتے ہیں۔ ایک عیسائی مصنف لکھتے ہیں:-

"فسح کا برہ حقیقت میں مسیح کا پیش نشان تھا۔ مسیح نے چودہ نیسان کو جس وقت فسح ذبح کیا جاتا تھا اُس وقت صلیب پر جان دی۔ مسیح کی موت میں وہ سب کچھ پورا ہونا ضروری تھا جس کی عید فسح میں پیشگوئی تھی۔"
(بائیبل کی تفسیر جلد ہشتم صفحہ ۱۲ شائع کردہ مسیحی اشاعت خانہ لاہور)

یاد رکھنا چاہیئے کہ عید فسح یا فسح کا برہ یسوع کے مصلوب ہونے کا نشان نہیں تھا۔ یہ تو بنی اسرائیل کی مصر سے رہائی کی یادگار تھی (استثناء $\frac{16}{1}$) اس کے متعلق حکم تھا کہ "یہ عید پشت در پشت کیجیو۔ اس عید کو ابد تک ہمیشہ کی رسم مقرر کیجیو" (خروج $\frac{12}{14}$) پس یہ قربانی کا دائمی نشان ہوا نہ یسوع مسیح کے مصلوب ہونے کا۔ اس عید میں بھیڑوں یا بکریوں سے یک سالہ نر سال کے پہلے مہینہ یعنی نیسان کی چودہ تاریخ کو ذبح کرنے کا حکم تھا اور یہ بھی حکم تھا کہ اُسی رات کو وہ گوشت بھونا ہوا بے خمیری روٹی کے ساتھ کڑوی ترکاری سمیت کھایا جائے۔ صبح تک کوئی چیز باقی نہ چھوڑیو۔ (خروج باب ۱۲) اس تاریخ یعنی چودہ نیسان کو فسح ذبح کیا جاتا تھا (۲۔ تواریخ $\frac{35}{1}$، عزرا $\frac{6}{19}$) بھیڑ بکری سے ضرورت پوری کرنے کا ابدی حکم تھا۔ کسی آدمی کی قربانی کی گنجائش نہیں رہتی۔

کیا حضرت مسیحؑ چودہ نیسان کے دن مصلوب ہوئے؟

توریت کے بیانات سے ظاہر ہے کہ ۱۴ نیسان کو فسح ذبح کیا جاتا تھا اور دن کے بعد شام کو جو رات شروع ہوتی ہے وہ پندرہ نیسان کی ہے اُس رات اور بعد میں آنے والی صبح تک ذبیحہ کا گوشت ختم کرنا ضروری تھا۔ واضح رہے کہ یہودی جنتری میں رات پہلے ہوتی ہے اور دن بعد میں۔ انجیل میں بتایا گیا ہے کہ حضرت مسیحؑ نے عید فطیر کے دن فسح تیار کر دیا اور شام کو کھایا (لوقا $\frac{22}{20}$)۔ عید فطیر ۱۵ تاریخ کو ہوتی تھی۔ اُس دن فسح کا برہ ذبح نہیں کیا جاتا تھا یہ بھی یہودی مذہب کے خلاف ہے۔ مسیحؑ توریت کا غ

رکھتے تھے۔ بہرحال انجیل کے بیان سے اتنا تو ثابت ہے کہ یسوع مسیح ۱۵ نیسان تک گرفتار نہیں ہوئے اس کے بعد رات کو جو ۱۶ تاریخ کی رات تھی آپ کی گرفتاری ہوئی۔ پس عیسائیوں کا یہ کہنا کہ مسیح چودہ نیسان کو جس وقت فسح ذبح کیا جاتا تھا عین اس وقت مصلوب ہوئے کسی صورت میں درست نہیں ہو سکتا۔ چودہ نیسان کو آپ بالکل صحیح سلامت تھے بلکہ پندرہ نیسان کو بھی۔

انجیل مرقس میں لکھا ہے کہ عید فطیر کے پہلے دن جس روز فسح کو ذبح کیا کرتے تھے (۱۴/۱۲) شام کے وقت مسیح نے شاگردوں کے ساتھ فسح کھائی۔ (۱۴/۱۷) اس کے بعد رات کو آپ کی گرفتاری ہوئی یہ رات پندرہ نیسان کی ہے کیونکہ رات پہلے اور دن بعد میں ہوتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ آپ چودہ نیسان کو جو فسح کے ذبح کرنے کا دن تھا مصلوب نہیں ہوئے۔

یوحنا کی انجیل جو تینوں انجیلوں کے بعد لکھی گئی اس میں ایک اور عجیب انکشاف کیا گیا ہے۔ لکھا ہے کہ رات کو آپ کی گرفتاری ہوئی اور سردار کاہن نے آپ سے استفسار کیا۔ صبح کے وقت جب پیلاطوس کے پاس لے گئے اس وقت تک انہوں نے فسح نہیں کھائی تھی (۱۸/۲۸) نیز لکھا ہے کہ وہ فسح کی تیاری کا دن تھا (۱۹/۱۴) گویا ۱۴ نیسان تھی۔ مطلب یہ ہوا کہ یوحنا کے بیان کے مطابق حضرت مسیح کو عید سے پہلے دن ہی صلیب پر چڑھایا گیا تھا۔ اس حساب سے بھی آپ چودہ نیسان کو مصلوب نہیں ہوئے۔ پس فسح کے برہ سے آپ کو کوئی مشابہت نہیں رہتی۔ عیسائیوں کا یہ دعویٰ کہ فسح کا برہ یا فسح کا ذبیحہ مسیح کا پیش نشان یا پیشگوئی تھی درست نہیں ٹھہرتا۔

عیسائیوں کی پریشانی

یوحنا کے بیان نے عیسائیوں کو سخت پریشان کیا ہے کیونکہ اس کی وہ دوسری انجیلوں سے تطبیق نہیں دے سکتے (اور اس کا انکار کرنے کی جرأت بھی نہیں رکھتے۔ چنانچہ یوحنا کی انجیل کی تفسیر جس کو پادری رابرٹ ہاکنس صاحب نے تصنیف کیا اور لکھنؤ امریکن مشن پریس میں پادری کریو صاحب کے اہتمام سے چھپی ہے (مطبوعہ ۱۸۷۶ء) اس انجیل کے متن کی عبارت میں "وہ فسح کی تیاری کا دن تھا" کو محرف کر کے "وہ مسیح کی تیاری کا دن تھا" بنا دیا ہے یہ تحریف محض عیسائیوں کی بے بسی کا اظہار ہے کہ وہ انجیلوں کے بیانوں میں تطبیق نہیں دے سکتے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ حضرت مسیح کے لئے فسح کا برہ ہرگز نشان نہیں ہو سکتا۔ وہ ۱۴ نیسان کو بقول یوحنا گرفتار ہو کر مصلوب ہوئے ‡ (باقی باقی)

برائے توجہ جناب جنرل پوسٹماسٹر مغربی پاکستان

ادارہ الفرقان کا وی پی نمبر ۱۸۴ مورخہ ۱۳/۱۲/۶۵ اور وی پی نمبر ۲۶ مورخہ ۳۰/۱۲/۶۵ ابھی تک وصول نہیں ہوئے نہ واپس آئے ہیں۔ توجہ فرمائیں!

(مینجر الفرقان)

مسئلہ صحت اور طب اسلامی

(جناب ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر بی اے فاضل)

ایک عرصہ سے "کیوریٹو سسٹم" کے نام سے جدید ادویہ تیار کرنے میں مصروف ہوں۔ اس جدید ترین طریقہ علاج اور اس کی خاص ادویہ کا تعارف چھوٹے چھوٹے اشتہارات اور مختصر رسالوں کی صورت میں پیش کرتا رہا ہوں لیکن اس طریقہ علاج کے اصولوں پر سیر حاصل بحث کے لئے وقت نہ نکال سکا۔ بعض احباب اور علمی حلقوں کے تقاضا پر کبھی کبھار ایک آدھ مقالہ بھی لکھا اور پڑھا گیا تاہم ایک جدید طریقہ علاج کو جو میرے نزدیک خالص "اسلامی طریقہ علاج" ہے علمی اور طبی حلقوں میں متعارف کرانے کے لئے طویل خامہ فرسائی کی ضرورت ہے جسے میں خود بھی عرصہ سے بشدت محسوس کر رہا تھا۔ اب استاذی المکرم مولانا ابوالعطاء صاحب کی مشفقانہ فرمائش پر ہجوم کار میں سے وقت نکال کر اس دیرینہ ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔
وباللہ التوفیق۔ (ظفر)

مسئلہ صحت کی اہمیت

سرکار دو عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْاَدْیَانِ وَعِلْمُ الْاَبْدَانِ کہ علم یعنی سائنس کی دو قسمیں ہیں پہلی قسم علم ادیان ہے (جس کے ماتحت اگرچہ معاشیات، سیاسیات، اخلاقیات اور روحانیات وغیرہ کے قوانین آتے ہیں لیکن علم الادیان سے مراد زیادہ تر روحانی مسائل ہی لئے جاتے ہیں۔) دوسری قسم علم الابدان ہے۔ (جس کے ماتحت اگرچہ فزکس، کیمسٹری، بیالوجی اور میڈیکل سائنس وغیرہ سبھی کے قوانین آجاتے ہیں لیکن علم الابدان سے مراد زیادہ تر آخر الذکر سائنس ہی لی جاتی ہے یعنی طب یا علم العلاج) گویا ارشاد پیغمبر علیہ السلام میں سائنس کو علم الادیان اور علم الابدان تک محدود قرار دیکر اور باقی تمام استعدادات انسانی (مثلاً ادب، شعر، موسیقی، تعمیر، پہلوانی وغیرہ وغیرہ کو فن کے زمرہ میں شامل کرکے) جہاں سائنس (علم) کی جامع و مانع تعریف بیان فرما دی گئی ہے وہاں "جوامع الکلم" کے استعمال سے اس طرف بھی توجہ دلائی کہ سائنس کی پہلی قسم میں سے مذہبی اور روحانی امور اولیت رکھتی ہیں۔ اور سائنس کی دوسری قسم میں سے طب اور مسائل صحت پر سب سے پہلے توجہ دینا ضروری ہے۔ گویا علم اول روحانی صحت کے لئے ضروری ہے اور علم دوم جسمانی صحت کے لئے۔

اگر انسان کی روح اور جسم صحتمند اور توانا ہوں

تو وہ اپنے مقصدِ زندگی میں پوری طرح کامیاب ہو سکتا ہے۔ اس کے برعکس اگر انسان خود روحانی اور جسمانی طور پر بیمار اور کمزور ہو تو یہ بات کہ اس کے پاس دوڑنے کے لئے کتنی تیز رفتار موٹریں یا اُڑنے کیلئے کتنے بلند پرواز راکٹ ہیں اس کے لئے چنداں مفید نہیں ہو سکتی۔

حقیقت یہ ہے کہ آج کا انسان مادّی لذّات کے لئے مادّی علوم میں اس قدر کھو گیا ہے کہ اُسے اپنے وجود تک کی ہوش نہیں رہی۔ کیا یہ انسانیت کا المیہ نہیں کہ وہ انسان جو چاند تاروں میں کمندیں ڈال رہا ہے اور عناصرِ کائنات میں حیرت انگیز اور عظیم الشان تصرفات کر رہا ہے خود اپنے وجود کو لاحق ہونے والی امراض کے سامنے ہتھیار ڈال دینے پر مجبور ہے۔!

"دانتوں کو گھن لگ رہا ہے" "نکلوا دیجئے"

"گلے (ٹانسلز) بڑھ گئے" "کٹوا دیجئے"!

"پھیپھڑے پر دق کا اثر ہے" "ایک پھیپھڑے سے کام چلایئے"!

"بواسیر ہو گئی ہے" "مسّے کٹوا دیجئے"۔

"رسولی اور سرطان کا علاج؟" "کوئی نہیں شاید آپریشن سے کچھ دن اور زندہ رہا جا سکے۔"

یہ اور اس قسم کے بے شمار مکالمات آئے دن مریضوں اور معالجوں کے درمیان ہوتے رہتے ہیں۔ گویا بہت سی امراض لاعلاج اور لادوا قرار دے کر اعضائے ماؤفہ کی قطع و برید اور ضیاع کا مشورہ دینا آجکل کے معالجین کا معمول ہے۔ یہ سب کچھ کیوں ہے؟

اسلئے کہ انسان نے انسانیت کے سب سے بڑے معلّم کے ارشاد پر کما حقہٗ عمل نہیں کیا اور نتیجہ یہ ہے کہ آج کی میڈیکل سائنس (طبّ) سائنس کے دوسرے شعبوں سے بہت پیچھے رہ گئی ہے بالکل اسی طرح جس طرح معاشیات اور سیاسیات وغیرہ علوم روحانیات اور اخلاقیات کی نسبت زیادہ اپنائے جا رہے ہیں اور انسان کی اپنی ذات سے دوری اور اپنے ماحول میں کھوئے جانے کی کیفیت موجودہ تہذیب و تمدن کی سب سے بڑی خرابی ہے لیکن آج کے خود فراموش خلا بازسے پوچھتا ہوں ؎

تو کارِ جہاں را نکو ساختی
کہ با آسماں نیز پرداختی

مسئلہ صحت کا حل

مسئلہ صحت کی اہمیت اور اس کے حل کی ضرورت واضح ہونے کے بعد سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس مسئلہ کا صحیح حل کیا ہے؟ اگر آج کا معالج بہت سی مزمن امراض (CHRONIC DISEASES) کو لادوا اور لاعلاج قرار دیتا ہے یا اعضائے ماؤفہ کو جسم سے الگ کر دینے کو ہی "علاج" قرار دیتا ہے تو کیا واقعۃً ایسی امراض کے لئے دوائیں موجود ہیں؟ کیا بعض اوقات عملِ جرّاحی (OPERATION) ضروری نہیں ہوتا؟ اور اگر ضروری ہوتا ہے تو کب اور کس قسم کی تکالیف میں؟

پھر یہ بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر کسی مرض کا علاج دوا سے ہو سکتا ہو تو دوا بالمثل ———— (HOMOEOPATHIC) طریق پر دینی چاہیئے یا بالضد (ALLOPATHIC) طریق پر؟ پھر یہ کہ

دوا مادی صورت (CRUDE FORM) میں دینی چاہیئے یا طاقت یافتہ حالت (POTENTISED CONDITION) میں؟ پھر یہ کہ دوا مفرد صورت میں دینی چاہیئے یا مرکب صورت میں؟ کیا تجویز دوا کے وقت مریض کے مزاج اور ماحول وغیرہ کا لحاظ ضروری ہے یا نہیں؟ کیا دنیا کے کسی ایک حصہ میں آزمائی ہوئی ادویہ ہر جگہ اسی طرح مفید و مؤثر ہوتی ہیں یا نہیں؟ کیا نئی اور پرانی امراض کے علاج میں کوئی اصولی اور بنیادی فرق ہے یا نہیں؟ یہ اور اس قسم کے اور کئی سوالات مختلف طریقہ ہائے علاج میں باعث نزاع بنے ہوئے ہیں۔ ہر طریقہ ہائے علاج کے اصولوں کو غلط اور غیر مفید قرار دیکر اپنی اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنائے ہوئے ہیں اور طب میں یہ فرقہ بازی اسی طرح انسان کی جسمانی صحت کو نقصان پہنچا رہی ہے جس طرح مذہبی فرقہ بازوں کی تفرقہ انگیزیاں ایک دنیا کی روحانی صحت (ایمان) کے لئے مسلسل خطرہ بنی ہوئی ہیں۔

مَیں ان تمام اختلافات و نزاعات کا حل "اسلامی طب" کے نقطۂ نگاہ سے عام فہم انداز میں پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اسلئے کہ صحت کا مسئلہ ہر انسان کا مسئلہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الاَدْیَانِ وَعِلْمُ الاَبْدَانِ کے ماتحت جہاں ہر شخص کو دین کے بنیادی اصولوں سے آگاہ ہونا چاہیئے وہاں اس کے لئے اپنی صحت کے تحفظ اور اس کی بحالی کے متعلق بھی

انگریزی سلطنت کی تعریف اور مسلمان

(چودھری ارشاد علی خان صاحب لاہور)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف منیف کتاب البریہ کے ضمیمہ میں انگریزی عملداری سے پیشتر سکھوں کے مظالم پر روشنی ڈالی ہے اور انگریزی حکومت کی بوجہ امن و امان کے تعریف کی ہے سکھوں کے مظالم کا نقشہ معاند سلسلہ جناب مولوی ابوالحسن علی ندوی صاحب اپنی تالیف "سوانح مولانا عبدالقادر صاحب رائے پوری" میں مندرجہ ذیل الفاظ میں کھینچتے ہیں:۔

"یہ وہ زمانہ (مولوی عبدالقادر رائے پوری کی پیدائش کا زمانہ۔ناقل) تھا کہ سکھوں کی عملداری ختم ہو کر نئی نئی انگریزی حکومت قائم ہوئی تھی اور پنجاب کے علاقہ میں جو سکھوں کی فوجی حکومت کی بے آئینی اور وقت بے وقت کی غارت گری سے تاخت و تاراج ہو رہا تھا نیا نیا امن اور نظام قائم ہوا تھا اور لوگوں کی جان میں جان آئی تھی۔ حضرت (یعنی مولانا عبدالقادر صاحب رائے پوری۔ناقل) فرماتے تھے کہ جب ہمارے باپ چچا سونے کو لیٹتے تھے تو اللہ کا بڑا شکر ادا کرتے تھے اور دیر تک الحمد للہ الحمد للہ کہتے تھے میں نے دریافت کیا کہ آپ کیوں برابر دیر تک الحمد للہ کہتے رہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا بیٹا! تم کیا جانو کہ ہم نے کیسا زمانہ گزارا ہے سکھ عامل آتے تھے اور ہماری کھڑی فصلیں کاٹ لیجاتے تھے۔ نہ ہمارے گھر میں کوئی کپڑا چھوڑتے تھے اور نہ کھانے کا کوئی سامان۔ چمڑے کے جوتے بھون بھون کر کھانے کی نوبت آتی تھی۔ سردی میں اوڑھنے کیلئے کپڑا نہیں ہوتا تھا اب ہم لحاف اوڑھتے ہیں تو بے اختیار اللہ تعالیٰ کا شکر زبان سے جاری ہو جاتا ہے۔" (سوانح حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری صفحہ ۲۵)

اس سے ظاہر ہے کہ اس زمانہ کے مسلمان امن و امان کے قیام کی وجہ

بیمۂ زندگی کے متعلق ایک سوال کا جواب

ایسٹرن فیڈرل یونین انشورنش کمپنی لمیٹڈ ایبٹ آباد کی طرف سے جناب احمد زمان خان صاحب نے مندرجہ ذیل سوال بھیج کر ماہنامہ الفرقان میں اس کا جواب شائع کرنے کے لئے تحریر فرمایا ہے۔ لکھتے ہیں :-

"انشورنس میں پالیسیاں دو قسم کی ہوتی ہیں (۱) مع منافع (۲) بغیر منافع۔ جماعت احمدیہ کے پیروؤں کی بحث پر معلوم ہوا ہے کہ ان کا اعتراض یہ ہے کہ منافع جو کمپنیاں دیتی ہیں وہ سُود ہے لہذا ہم اس کے خلاف ہیں۔ اب آپ بتلائیں کہ بلا منافع پالیسی کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ دراصل تو با منافع پالیسی بھی سُود نہیں ہے کیونکہ پالیسی ہولڈر کمپنی کا حصہ دار ہوتا ہے۔ اگر کمپنی نقصان میں جائے تو وہ بھی برابر کا نقصان میں حصہ دار ہوتا ہے۔ براہِ کرم اس کا تفصیلاً جواب دیکر مشکور فرماویں۔ اگر ہو سکے تو اپنے رسالہ میں بھی شائع کریں۔"

الجواب :- کچھ عرصہ سے یہ مسئلہ اپنی پوری تفصیل کے ساتھ ہماری مرکزی مجلس افتاء میں زیرِ غور ہے۔ ہمیں ابھی تک کسی ایسی کمپنی کا علم نہیں ہو سکا جس میں بیمہ کرانے والا نفع اور نقصان میں شریک گردانا جائے۔ نفع کی صورت میں نفع میں حصہ پائے اور نقصان کی صورت میں نقصان میں شریک ہو۔ اگر فی الواقع کوئی ایسی کمپنی موجود ہے تو ایسے بیمۂ زندگی کے جواز پر غور ہو سکتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرما چکے ہیں :-

"اگر کوئی کمپنی یہ شرط کرلے کہ بیمہ کرانے والا کمپنی کے فائدہ اور نقصان میں شامل ہوگا تو پھر جائز ہو سکتا ہے۔"

(الفضل ۷ر جنوری ۱۹۳۰ء)

پس محترم احمد زمان خان صاحب ایسی کمپنی کی نشان دہی فرمائیں تو اس کے قواعد و ضوابط پر نظر کر کے مجلس افتاء مندرجہ بالا اصول کی روشنی میں فتویٰ دے سکتی ہے۔

(ابوالعطاء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کا ایک گرامی نامہ

احباب جماعت کے لئے محبانہ دُعاؤں کا نمونہ!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ احباب جماعت سے جو محبت والفت رکھتے ہیں اور جس طرح ان کی اور ان کی اولادوں کی ترقی و بہبودی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں فرماتے ہیں اس کا ایک اظہار اس گرامی نامہ سے ہوتا ہے جو حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے ۱۶ر جنوری ۱۹۶۶ء کو حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کے نام رقم فرمایا ہے۔ ہم اس خط کو ذیل میں شائع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب اور ان کی اولاد کو ہر قسم کی برکتوں سے نوازے۔ آمین

(ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی محترمی حبی فی اللہ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۲۲/۱۲/۶۵ کو آپ سے اور آپ کے عزیزان سے یکجا طور پر مل کر بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کے عزیز و اقارب کو دینی اور دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے اور ترقیات عطا فرمائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو اولاد کی کثرت کی بشارت دی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آپ کی اولاد کے لئے دعا فرمائی۔ مَیں نے بھی آپ کی اولاد کی ترقیات تا قیامت کے لئے دعا کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور بہترین ثمرات سے نوازے۔

(دستخط) مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

۱۴/۱/۶۶

ایڈیٹر کی ڈاک میں سے بعض خطوط

۱۔ بہائیوں سے استفسار

جناب ڈاکٹر محمد عبدالحق صاحب ایم بی بی ایس لاہور سے لکھتے ہیں :-

" الفرقان مارچ سنہ ۱۹۶۶ء میں جناب عطاء اللہ خان صاحب پیرمحل کا خط پڑھا۔ اس میں آپ فرماتے ہیں " بہائی تعلیم میں جو نئے احکام تعدد ازدواج، پردہ، سود، مخلوط تعلیم، سماع، موسیقی و دیگر فنون لطیفہ اور عبادات کے متعلق ہیں وہ سب زمانہ کے تقاضا کے مطابق ہیں اور موجودہ انسان کے ارتقائی منزل کے ہم آہنگ ہیں "

میں مشکور ہوں گا اگر وہ نئے احکام تفصیل کے ساتھ بیان فرمادیں گے تفصیل بیان کرتے وقت جو کچھ وہ فرمادیں بہائی تحریک کی مصدقہ کتاب کا حوالہ ضرور دیں۔ وہ مزید لکھتے ہیں کہ "بہائی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں " میری ان سے درخواست ہے کہ وہ فرمادیں کہ بہائی خاتم النبیین کا کیا مفہوم سمجھتے ہیں؟

ایڈیٹر صاحب الفرقان اپنے جواب میں تحریر فرماتے ہیں " ان کے ہاں آج تک الاقدس ممنوع الاشاعت ہے .... " عطاء اللہ خان صاحب سے درخواست ہے کہ وہ فرماویں کہ کیا ایڈیٹر صاحب الفرقان کا یہ بیان درست ہے[۱]؟ اگر درست ہے تو یہ کیوں ممنوع الاشاعت ہے ؟ "

۲۔ الفرقان کے لئے ایک مفید تجویز

جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر مہتمم اطفال الاحمدیہ تحریر کرتے ہیں :" آپ کا رسالہ الفرقان "مسیح موعود" نمبر اتنا دلچسپ تھا کہ مکمل مطالعہ کرنے کے بعد ہی ہاتھ سے چھوڑا۔ آپ کا یہ نمبر اہل پیغام کیلئے بہترین تحفہ ہے جس میں ٹھوس حقائق نہ صرف مدلل رنگ میں پیش کئے گئے ہیں بلکہ بہترین رنگ میں عقل سلیم کو اپیل کرنے والے بھی ہیں۔

اس رسالہ میں مفید اور اہم مواد کو یکجا جمع کرکے آپ نے احمدیت کی نئی پود پر بھی بہت بڑا احسان کیا ہے۔ کہ انہیں پیغامیت کو سمجھنے کے لئے اس رسالہ کا مطالعہ ہی کافی ہوگا۔

دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے زور قلم میں اور برکت ڈالے تا ایسے مفید نمبر جلد جلد منصۂ شہود پر آئیں۔

۲۔ الفرقان کے چند صفحات احمدی بچوں کی خاطر وقف کرنے کے سلسلہ میں ایک مفید تجویز یہ بھی ہے کہ آپ

---

[۱] الفرقان - صفحہ ۱۲ ملاحظہ فرمائیں۔

انبیاءؑ کے صحیح حالات آسان رنگ میں پیش فرمائیں جس سے پرانے اور غلط خیالات دور ہوں اور دلوں میں قوتِ عمل کا جذبہ پیدا ہو۔ اگر ہر ماہ ایک نبی کے حالات آتے جائیں تو چند ماہ کے بعد یہ رسالہ الگ بھی شائع ہوسکے گا جو ہر لحاظ سے مفید ہوگا اور ہم آپ کے اس رسالہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی سعی کریں گے"

۳۔ مشرقی افریقہ کے ایک علاقائی بادشاہ کی خدمت میں تحفے۔

جناب مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح مبشر اسلامی لکھتے ہیں:۔

"علاقہ Toro کے نئے بادشاہ کی رسم تاجپوشی کے موقعہ پر طے شدہ پروگرام کے مطابق مکرم مرزا احمد ادریس صاحب، محترم جناب چوہدری مختار احمد صاحب ایاز اور خاکسار نے ۲ مارچ ۱۹۶۶ء کو قرآن کریم، احمدیت یعنی حقیقی اسلام اور حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع سنہری ایڈریس فریم شدہ کے پیش کیں۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ سب سے پہلے محترم مرزا احمد ادریس صاحب نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی۔ بعد میں خاکسار نے انگریزی میں ترجمہ کیا۔ معاً بعد محترم جناب ایاز صاحب نے بآواز بلند ایڈریس پڑھ کر سنایا اور اس کے بعد تحفہ پیش کیا گیا جو بادشاہ نے نہایت شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ وہاں موجود تھے۔"

۴۔ الفرقان کے مسیح موعود نمبر کے متعلق ایک رائے۔

جناب مولوی عبدالکریم صاحب پشاور سے تحریر فرماتے ہیں:۔

"محترمی! آپ کو علم ہے کہ خاکسار الفرقان کا ابتداء سے خریدار ہے میرے لئے اس کا ہر پرچہ باعثِ ازدیادِ علم ثابت ہوتا رہا ہے۔ جب تک ہر رسالہ دو تین بار پڑھ نہیں لیتا دل کو تسکین حاصل نہیں ہوتی۔

مسیح موعود نمبر احبابِ لاہور کے لئے میرے نزدیک اکسیر اعظم سے بڑھ کر ہے۔ کاش کہ وہ اس کو بغور پڑھیں۔ اور جس ہمدردانہ سپرٹ کے تحت اس کا ہر مقالہ لکھا گیا ہے وہ اس کی قدر کرتے ہوئے اپنے نظریات پر نظرثانی فرمائیں۔

آپ کے اداریے اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ کا مقالہ تو حرفِ آخر کا حکم رکھتے ہیں کاش احبابِ لاہور غور فرما دیں۔"

مُفید اور مؤثر دوائیں

نور نظر
اولاد نرینہ کیلئے مفید ترین
قیمت مکمل کورس
بیس روپے

نور منجن
دانتوں کی تمام بیماریوں کی صفائی
کے لئے نہایت مفید
قیمت ایک روپیہ

انگزینا
یہ گولیاں معدہ کو طاقت دیتی، نظام ہضم کی
اصلاح کرتی اور عصبی اور ریحی درد دل
کے لئے بہت مفید ہیں۔
قیمت دو روپے۔

اکسیر معدہ
پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ، ہیضہ وغیرہ
امراض کیلئے لذیذ اور مفید ترین چورن
قیمت دس آنہ، ایک روپیہ
دو روپے

نور آملہ
بالوں کو لمبا کرتا، گرنے سے
روکتا اور خشکی دور کرتا ہے
ڈیڑھ روپیہ

نور کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور تندرستی کیلئے مفید ترین سرمہ
آنکھوں کے لئے مفید ترین جڑی بوٹی کا جوہر جو
آنکھوں کی جملہ بیماریوں کا بہترین علاج ہے
قیمت
سوا روپیہ

نور البشرہ
کیل چھائیوں کو دور کرکے
حسن بڑھاتا ہے۔
ڈیڑھ روپیہ

سپاری پاک
لیکوریا کیلئے بہت مفید
فی پیکٹ ۵ روپے

حب مفید النساء
ایام ماہواری کی جملہ خرابیوں
کا بہترین علاج۔
کورس ۵ روپے

تریاق اٹھرا
مرض اٹھرا کے لئے حضرت اقدس
خلیفۃ المسیح الاولؓ کے نسخہ کے مطابق
بہترین گولیاں۔
قیمت کورس
پندرہ روپے

اعصابی
دل و دماغ اور اعصاب کیلئے بہترین
ٹانک، عصبی اور دماغی تھکاوٹ دور کرکے
بشاشت پیدا کرتی اور قوتِ کارکردگی بڑھاتی
ہیں۔ قیمت فی شیشی
تین روپے

لبوب کبیر
مقویات کا سرتاج معجون
فی چھٹانک ۲ روپے

زدجام عشق
قوتِ مردانہ کی گولیاں
۴۰ گولی ۲۶ روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ۔ ربوہ

مکتبہ الفرقان کی کتابیں

مندرجہ ذیل کتب کے علاوہ مکتبہ الفرقان کے ذریعہ آپ جماعت احمدیہ کی ہر کتاب طلب فرما سکتے ہیں۔ کتاب کے نایاب ہونے کی صورت میں آپکو اطلاع دیجائے گی (مینیجر الفرقان ربوہ)

کتاب	قیمت
• حیاتِ طیبہ (سوانح حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ)	۶—۰۰
• حیاتِ نورؓ (سوانح حضرت مولانا نورالدینؓ)	۱—۰۰
• تحریری مناظرہ (عیسائیوں سے)	۱—۵۰
• کلمۃ الحق (تحریری مناظرہ)	۰—۷۵
• مباحثہ مصر (اردو)	۰—۶۲
• " " (انگریزی)	۱—۲۵
• القول المبین (ختم نبوت پر لاجواب کتاب)	۲—۰۰
• احکام القرآن	۳—۵۰
• مذہب کے نام پر خون (اعلیٰ کاغذ)	۱—۷۵
• " " " (اخباری کاغذ)	۱—۵۰
• درد و درمان (فارسی منظوم)	۱—۲۵
• قولِ بلیغ (اعتراضات کے جوابات)	۱—۵۰
• موجودہ عیسائیت کا تعارف	۰—۱۲
• عیسائیت نمبر الفرقان	۱—۲۵
• فلسفہ امامت نمبر الفرقان	۱—۲۵
• حضرت حافظ روشن علیؓ نمبر الفرقان	۱—۰۰
• حضرت میر محمد اسحٰقؓ نمبر الفرقان	۱—۵۰
• درویشانِ قادیان نمبر الفرقان	۲—۵۰
• حضرت قمر الانبیاءؓ نمبر الفرقان	۲—۰۰
• خلافتِ حقہ	۰—۵۰
• اسلام پر ایک نظر	۰—۶۲
• حضرت مسیح کشمیر میں	۱—۵۰
• انعاماتِ خداوندِ کریم	۲—۰۰
• زندہ خدا کے زندہ ثبوت	۰—۵۰
• ظہور احمد موعودؑ	۱—۵۰
• فقہ احمدیہ (شمع حرم مع قندیلِ حرم)	۳—۰۰
• جاء الحق	۰—۵۰
• شہداء الحق	۱—۰۰
• نور احمد	۰—۳۱
• روحِ اسلام یا نعمت	۰—۱۲
• حقیقۃ الشہادتین	۰—۵۰
• حیاتِ قدسی	۱—۰۰
• پاکستان کے گوردوارے	۰—۷۵
• ہمارا آقا — مجلد	۲—۰۰
غیر مجلد	۱—۵۰
• تفہیماتِ ربانیہ سفید کاغذ	۱۱—۰۰
• " " اخباری کاغذ	۸—۰۰
• مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے (انگریزی)	۰—۲۰
• نبراس المومنین (سو احادیث نبویہ ﷺ کا مجموعہ مع ترجمہ)	۰—۳۱

تحریکِ جدید آپ کی محبوب تحریک ہے

کیونکہ

اس کے ذریعہ دنیا بھر میں تبلیغِ اسلام ہو رہی ہے۔

ماھنامہ تحریکِ جدید

آپ کا محبوب ماہنامہ ہے کیونکہ یہ آپ کو بیرونی ممالک میں تبلیغِ اسلام کی تفاصیل سے آگاہ کرتا ہے۔

سالانہ چندہ صرف ڈیڑھ روپیہ یعنی دو آنے فی کاپی!

اسے خود بھی پڑھیے اور دوسروں کو بھی پڑھائیے۔

(مینجنگ ایڈیٹر)

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں

عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے

ضرورت مند اصحاب

ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں!

- گلوب ٹمبر کارپوریشن —— ۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون ۶۲۶۱۸
- سٹار ٹمبر سٹور —— ۹۰۔ فیروز پور روڈ۔ لاہور
- لائلپور ٹمبر سٹور —— راجباہ روڈ لائلپور۔ فون ۳۸۰۸

سرزمین قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

سنہ ۱۹۱۱ء سے آپ کی جملہ طبّی ضروریات بہ احسن پوری کر رہا ہے!

پیچیدہ سے پیچیدہ زنانہ اندرونی امراض کا بھی علاج کیا جاتا ہے۔

زنانہ معائنہ کا معقول انتظام ہے!

دوائی خاص

زنانہ امراض کا واحد علاج

قیمت دو اونس چھ روپے

زد جام عشق

طاقت کی لاثانی دواء

قیمت ۶۰ گولی ۴ روپے

قدیمی —— اوّلین —— شہرۂ آفاق

حبّ اٹھرا رجسٹرڈ

مکمّل کورس پونے چودہ روپے

حبّ مفید النساء

عورتوں کی جملہ بیماریوں کی دوا

قیمت خوراک یکماہ ۳ روپے

نرینہ اولاد گولیاں

سو فیصدی مجرّبہ دواء

قیمت فی کورس ۹ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ

الفردوس

انارکلی میں

لیڈیز کپڑے کے لئے

آپ کی اپنی

دکان ہے

"الفردوس"

۸۵۔ انارکلی لاہور

رشید آئل گرز

بلحاظ

خوبصورتی، مضبوطی، تیل کی بچت

اور

افراطِ حرارت

دُنیا بھر میں

بہترین ہیں!

اپنے شہر کے ڈیلر سے

طلب فرمائیں

رشید اینڈ برادرز

ٹرنک بازار سیالکوٹ

[illegible] مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت ۔ دفتر الفرقان ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز درصدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرماویں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ مِثل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مِثل نمبر ۱۷۸۱۸ میں مسمی عبدالستار ولد چوہدری عبدالحکیم قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن درگانوالی ڈاک خانہ سیالکوٹ شہر ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) اس وقت میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری ماہوار آمدنی مبلغ ۲۷۵ روپے ۲۵ پیسے ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو کچھ بھی ہوا کرے ۱/۱۰ حصہ بطور حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا اور بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ اس کی ادائیگی کی وصیت کرتا ہوں۔ (۲) میری وفات پر میری جو بھی جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کرتا ہوں۔ (۳) میری ماہوار آمدنی میں اضافہ یا کمی جو بھی ہوتی رہے یا اور جائیداد میں پیدا کروں تو اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ العبد عبدالستار ولد عبدالحکیم سکنہ درگانوالی ڈاکخانہ و ضلع سیالکوٹ حال مقیم کویت آئیل کمپنی۔ گواہ شد محمد یوسف ولد حافظ محمد اسماعیل موصی ۱۵۵۳۲ ملازم سالمیر زصالح جمال دیڑکا کویت۔ گواہ شد محمد زاہد احمد ولد نواب خان موصی ۹۷۴۰ کویت۔

مِثل نمبر ۱۸۰۹۰ میں محمد احمد ولد محمد علی صاحب قوم راجپوت پیشہ طالبعلم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ مجھے دس روپے ماہوار اپنے والد صاحب کی طرف بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور یہ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد محمد احمد سٹوڈنٹ ۸۔ جی فائنل تعلیم الاسلام کالج ربوہ گولبازار ربوہ۔ گواہ شد بشیر الدین عبید اللہ صدر محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ۔ گواہ شد عبدالعزیز منتظم مقامی۔

مِثل نمبر ۱۸۰۹۱ میں ملک محمد اکرم ولد مولوی خورشید احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ ڈاکخانہ و ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ماہوار ۔/۱۵۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد ملک محمد اکرم ابن مولوی خورشید احمد صاحب مکان ملک عالم سٹریٹ نمبر ۲ گنج مغلپورہ لاہور۔ گواہ شد۔ ملک منور احمد جاوید وصیت نمبر ۵۰۵۰ نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور۔ گواہ شد۔ غلام رسول صاحب وصیت نمبر ۴۰۴ صدر حلقہ گنج مغلپورہ لاہور۔

مِثل نمبر ۱۸۰۹۴ میں ریاض احمد ولد کرنل نظام الدین صاحب قوم جٹ گکھڑ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور ڈاکخانہ و ضلع پشاور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۔/۴۰۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہی وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ میری وصیت ۱/۶۲ سے شمار کی جائے۔ العبد۔ ریاض احمد شاہ خوانہ میڈیٹ پشاور۔ گواہ شد۔ محمد اجمل شاہ مربی سلسلہ احمدیہ سول کوارٹرز پشاور۔ گواہ شد۔ سید مبارک احمد اکبر موصی حال پشاور۔

مِثل نمبر ۱۸۰۹۵ میں محمد اسلم ولد محمد حسین صاحب قوم …… پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن و ڈاکخانہ احمد نگر ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ……روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ

پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد محمد اسلم بٹ ولد محمد حسین صاحب بٹ ساکن احمد نگر ڈاکخانہ خاص۔ براستہ ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد شریف احمد قادیانی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ احمد نگر۔ گواہ شد۔ قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی فاضل احمد نگر سابق صدر وارشد۔

مثل نمبر ۱۸۰۹۷۔ میں حبیب اللہ خان رانا ولد چوہدری بشیر احمد خان قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر تقریباً ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن پنڈی بھاگو ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۵-۳-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ مجھے والد محترم کی طرف سے مبلغ -/۲۰ روپیہ ماہوار بطور جیب خرچ کے ملتے ہیں۔ میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد حبیب اللہ خان رانا ولد چوہدری بشیر احمد خان رانا قوم راجپوت ڈھکلر دال، موضع پنڈی بھاگو ڈاکخانہ خاص تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد عبدالحق پریذیڈنٹ بقلم خود ولد چوہدری دین محمد قوم راجپوت ساکن پنڈی بھاگو۔ گواہ شد۔ غلام حبیب ولد شکر الرحمان قوم راجپوت ساکن پنڈی بھاگو۔

مثل نمبر ۱۸۰۹۸۔ میں عبدالعزیز خان ولد حافظ عبدالکریم خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۲۰ سال پیدائشی احمدی امیر انوالہ ڈاکخانہ خوشاب ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۵-۳-۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرے والدین بفضل تعالیٰ حیات ہیں میں اس وقت ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ -/۱۱۵ روپے ماہوار آمدن ہو رہی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمدن کا جو بھی ہوگی کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جو بھی جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت آج ۵ نومبر ۱۹۷۵ء سے جاری فرمائی جائے۔ العبد۔ عبدالعزیز خان ولد حافظ عبدالکریم خان صاحب محلہ امیر انوالہ خوشاب ضلع سرگودھا۔ گواہ شد محمد اقبال پراچہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خوشاب جنرل بس سٹینڈ سرگودھا۔ گواہ شد عبدالرشید محلہ امیر انوالہ خوشاب ۷۵-۳-۵۔

مثل نمبر ۱۸۰۹۹۔ میں عبدالسمیع ولد ڈاکٹر احسان علی قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۷ امپیکلو روڈ لاہور ڈاکخانہ لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۵-۴-۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ اور غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ میری جائداد غیر منقولہ ۶ ۱/۲ ایکڑ اراضی موضع گھمنڈ تا نہ بر کی ضلع لاہور ہے نیز پانچ مرلہ کا ایک رہائشی قطعہ محلہ دارالابواب ربوہ ضلع جھنگ میں ہے اس کے علاوہ میں اپنے والد صاحب کے ساتھ مل کر تجارت کرتا ہوں وہ بفضل تعالیٰ بقید حیات ہیں اور مجھے سو روپیہ ماہوار جیب خرچ کے طور پر دیتے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت وقت تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالسمیع ولد ڈاکٹر احسان ۱۷ امپیکلو روڈ لاہور۔ گواہ شد چوہدری نور احمد خان صدر حلقہ سول لائن لاہور۔ گواہ شد۔ چوہدری عبداللطیف صاحب وصیت ۱۳۲۲۲ جودھامل بلڈنگ لاہور۔

مثل نمبر ۱۸۱۰۱۔ میں خدا بخش ولد جھنڈا قوم جٹ کاہلوں پیشہ کاشتکاری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن میانوالی ڈاکخانہ کھوکھر والی ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴-۴-۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ اراضی مواری ۸ کنال یہ سب مزارعہ ہے جس کی قیمت اندازاً -/۸۰۰۰ روپیہ۔ ایک مکان خام قیمتی ایک سو روپیہ بھی ہے۔ مندرجہ بالا جائداد -/۸۱۰۰ روپے واقع میانوالی خانیوالی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی میرا ترکہ یعنی جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت

بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرا گزارہ میری مندرجہ بالا جائداد کی آمد پر ہے۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور آمد ہوگی تو تا زیست جو بھی آمد ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ العبد خدا بخش ولد حصیدا قوم جٹ کاہلواں ساکن میانوالی خانیوالی ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد محمد شریف سیکرٹری مال جماعت احمدیہ میانوالی خانیوالی بقلم خود۔ گواہ شد حاجی خدا بخش صدر جماعت احمدیہ میانوالی۔

مثل نمبر ۱۸۱۰۲۔ میں محمد اسلم ولد علی محمد صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ۵/۴ جیکب لائنز ڈاکخانہ کراچی ۳ ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۱۳۵ روپے ملتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد محمد اسلم بقلم خود۔ گواہ شد نعیم شیخ الدین مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا حال کراچی۔

مثل نمبر ۱۸۱۰۴۔ میں شیخ حبیب اللہ ولد شیخ رحمت اللہ صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵۹ دہلی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی ڈاکخانہ کراچی ۵ ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔ مجھے میرے والد صاحب بزرگوار کی طرف سے مبلغ یکصد روپیہ -/۱۰۰ ماہوار بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ داخل کرتا رہونگا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جاوے۔ العبد شیخ حبیب اللہ۔ گواہ شد وسیم احمد جمیل ولد سردار محمد صاحب نائب سیکرٹری وصایا جنوبی ڈویژن جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مثل نمبر ۱۸۱۰۶۔ میں ڈاکٹر سید ضیاء الحسن ولد سید ظہور الحسن صاحب مرحوم قوم موسوی احمدی پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۰-A آرتھری روڈ ڈاکخانہ پشاور ضلع پشاور حال وارد ۲۵۱ طارق روڈ حیدرآباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد حسب ذیل ہے (الف) بنگلہ نمبر ۲۵-B واقعہ پشاور یونیورسٹی ٹاؤن مالیتی -/۷۵۰۰۰ روپیہ۔ (ب) مکان واقعہ منڈی بیری پشاور شہر مشترکہ بہ ہمشیرہ سیدہ فاطمہ بیگم ابوالخیر صاحب مالیت تقریباً -/۲۵۰۰۰ روپیہ۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل منقولہ جائداد ہے۔ دس حصص پاکستان ٹوبیکو مالیتی -/۴۵۰ روپیہ حصص فیروز سنز مالیتی -/۴۲۳۰ روپیہ حصص نیشنل بنک پاکستان -/۸۰۰ روپیہ حصص نیشنل شپنگ کارپوریشن -/۲۰۰۰ روپیہ۔ (۲۶) میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو سوا سو روپیہ ماہوار ہے۔ میں اس تمام جائداد اور ماہوار آمد کی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر اس کے علاوہ کوئی جائداد ثابت ہو سکے جس کی وصیت میں نے نہ کی ہو تو اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ مندرجہ بالا غیر منقولہ اور منقولہ جائداد کے علاوہ کوئی اور جائداد خدا تعالیٰ کے فضل سے پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ دیتا رہوں گا۔ الراقم سید ضیاء الحسن ۲۵۱ طارق روڈ حیدرآباد مغربی پاکستان۔ گواہ شد غلام احمد فرخ صدر جماعت حیدرآباد۔ گواہ شد قدرت اللہ سنوری۔

مثل نمبر ۱۸۱۱۰۔ میں چوہدری عبدالرحیم ولد چوہدری عبدالرحمان صاحب قوم جنجوعہ عمر تقریباً ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ملتان ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اپنے والد صاحب کے ساتھ کاروبار بصورت کلاتھ مرچنٹ کرتا ہوں۔ والد صاحب کے ساتھ رہتا ہوں۔ تمام اخراجات مشترکہ ملتان کلاتھ ہاؤس ملتان شہر کی آمدنی سے کئے جاتے ہیں۔ مجھے میرے والد صاحب ذاتی مبلغ -/۱۵۰ روپیہ ماہوار دیتے ہیں۔ میں اس آمدنی کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اپنی تمام جائداد جو میں اپنی زندگی میں پیدا کروں یا مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے ملے یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ اپنی زندگی میں جس قدر رقم حصہ جائداد سے مد وصیت میں بیت المال صدر انجمن احمدیہ جمع کرادوں وہ میرے حساب میں مجرا سمجھی جائے گی۔ اپنی آمدنی کی کمی بیشی پر اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ صدر انجمن احمدیہ کو جب بھی ایسی صورت پیش آئی دیتا رہوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ میری وفات کے بعد جو جائداد بھی ثابت ہو اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد عبدالرحیم بقلم خود ملتان کلاتھ ہاؤس چوک بازار ملتان۔ گواہ شد محمد عظیم جوائنٹ سیکرٹری جماعت احمدیہ ملتان۔ گواہ شد غلام رسول بقلم خود سیکرٹری مال ملتان۔

مثل نمبر ۱۸۱۱۱ - میں عبدالرزاق آف منگلا ولد حاجی الحرمین میاں بودا ماصاحب قوم [illegible] پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے صرف جیب خرچ ملتا ہے جو اس وقت ۲۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو گا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم دسمبر ۱۹۶۵ء سے منظور کی جائے۔ العبد عبدالرزاق آف منگلا ولد حاجی میاں بودا ماصاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد ملک مبارک احمد معلم جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد۔ شمس الدین متعلم ایسٹ نیم ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔

مثل نمبر ۱۸۱۱۳ - میں ملک رفیق احمد سعید ولد ملک محمد شریف احمد صاحب قوم اعوان کھوکھر پیشہ تعلیم عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ہوسٹل جامعہ احمدیہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میں زیر تعلیم ہوں اور جیب خرچ کے طور پر مجھے ۳۰ روپے ماہوار ملتے ہیں جو تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک رفیق احمد ہوسٹل جامعہ احمدیہ۔ مصدق غلام باری سیف۔ مصدق محمد اعظم اکسیر نیم ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔

مثل نمبر ۱۸۱۱۵ - میں غلام فرید ولد چوہدری عالم دین صاحب قوم جٹ بیار پیشہ زمیندارہ عمر ۳۰ سال تاریخ پیدائش پیدائشی احمدی ساکن دھاروالی چک ۲۲ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت تین ایکڑ اراضی زرعی مالیتی ۶۰۰۰/- روپے کی ہے میری زندگی میں مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی۔ میرا گزارہ اسی زمین کی آمد پر ہے۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد غلام فرید دھاروالی چک ۲۲ ڈاکخانہ خاص براستہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد محمد اسمٰعیل ویا گڑی برادر موصی۔ گواہ شد محمد ابراہیم برادر موصی۔

مثل نمبر ۱۸۱۱۶ - میں شیخ شریف احمد قادیانی ولد شیخ امام دین صاحب مرحوم پیشہ تجارت عمر ۶۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ڈاکخانہ احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت یکصد روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ العبد شیخ شریف احمد قادیانی ولد شیخ امام دین صاحب مرحوم احمد نگر تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ۔ گواہ شد محمد اسلم ولد محمد حسین صاحب بٹ نائب صدر جماعت احمدیہ احمد نگر تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ۔ گواہ شد قریشی محمد نذیر خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ احمد نگر۔

مثل نمبر ۱۸۱۱۷ - میں محمد حسین ولد مولا داد قوم منہاس پیشہ ریٹائرڈ مدرس عمر ۶۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن جلو منڈی ڈاکخانہ دولت پور ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد اس وقت گروی خرید کردہ رقبہ ڈیڑھ کنال مالیت ۲۰۰/- روپے ۱/۲ کنال رقبہ خرید کردہ بیع مالیت ۱۲۵/- روپے اور جائیداد مبلغ ۱۶/- روپے کی خرید کردہ بیع ہے۔ اور ۲۰۰/- روپے میرے پاس نقد موجود ہے۔ کل مالیت جائیداد ۵۵۰/- روپے میری ملکیت ہے۔ مندرجہ بالا کل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور مذکورہ مالیت کا ۱/۱۰ حصہ بعد منظوری وصیت زندگی میں ملینٹ ادا کردوں گا۔ اس وقت بھی مندرجہ جائیداد کی موجودہ مالیت ۵۵۰/- روپے ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمدنی کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمدنی نہیں ہے۔ بچوں کی امداد پر گذارہ ہے۔ میری وفات پر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا رہائشی مکان کوئی نہیں۔ بچوں کے ساتھ رہتا ہوں۔ مندرجہ بالا اراضی جو بارانی ہے اس سے جو بھی آمد ہوا کرے گی تازیست اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا۔ العبد محمد حسین احمدی ساکن جلو منڈی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات۔ گواہ شد عبد اللہ ناگی [illegible] سیکرٹری جماعت احمدیہ گجرات۔ گواہ شد [illegible]

[illegible]

مثل نمبر ۱۸۱۱۹ - میں صاحبزادہ غلام احمد ولد صاحبزادہ سیف الرحمٰن قوم افغان پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن بازید خیل ڈاکخانہ بڈھ بیر ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ۔ کیونکہ میرے والد صاحب ابھی حیات ہیں ۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے ۔ جو اس وقت -/۲۲۵ روپے ماہوار ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہوگا ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ العبد ۔ صاحبزادہ غلام احمد ۔ گواہ شد ۔ محمد سلطان سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ پشاور ۔ گواہ شد کاتب الحروف چراغ الدین مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ پشاور

مثل نمبر ۱۸۱۲۱ - میں منظور احمد شاہ ولد بشیر محمد شاہ قوم قریشی صدیقی پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۳۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ باداسعر ڈاکخانہ ملتان ۔ ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) میری زرعی جائداد موضع مانڈوالہ ضلع شیخوپورہ میں قریباً چھ بیگھہ ہے جس کی اندازاً قیمت -/۴۰۰۰ روپے ہے ۔ (۲) میں نے ایک غیر مسلم وقف اراضی پر اپنا مکان تعمیر کیا ہوا ہے جس کی ملکیت میرے نام منتقل نہیں ہے (۳) میرا گذارہ عارضی ملازمت سے ہے جو فی الحال -/۱۳۰ روپیہ ماہوار ہے ۔ میں اپنی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ (قادیان) ربوہ کرتا ہوں ۔ اپنی تمام جائداد جو میں اپنی زندگی میں پیدا کروں یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ اپنی زندگی میں جس قدر رقم حصہ جائداد سے مد وصیت میں بیت المال صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا دوں وہ میرے حساب سے منہا سمجھی جا دے گی ۔ اپنی آمد کے کم و بیش ہونے کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ صدر انجمن احمدیہ کو جب بھی ایسی صورت پیش آئے گی دیتا رہوں گا ۔ انشاءاللہ میری وفات کے بعد جو جائداد بھی ثابت ہو جس جائداد پر وصیت کی رقم ، واجب ہو یہ وصیت اس پر حاوی ہوگی ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ العبد منظور احمد شاہ ولد بشیر محمد شاہ ۔ گواہ شد عبد الحکیم جوزا مربی سلسلہ احمدیہ ملتان ۔ گواہ شد غلام رسول قلم خود سیکرٹری مال ملتان شہر ۔

مثل نمبر ۱۸۱۲۳ - میں محمد افضل ولد چوہدری سربلند خان قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لاہور ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے ۔ جو اس وقت -/۳۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت آج سے منظور فرمائی جائے ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ العبد محمد افضل ۔ میکلوڈ روڈ نزد میڈیکل کالج ہوسٹل لاہور ۔ گواہ شد عبد العزیز محتسب امور عامہ ربوہ ۔ گواہ شد ۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا ربوہ

مثل نمبر ۱۸۱۲۴ - میں جان محمد ولد نظام الدین صاحب قوم لوہار پیشہ مزدوری عمر تقریباً ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۵ء ساکن کوٹ رادھا کشن ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے ۔ میرا گذارہ ماہوار آمد -/۷۰ روپے پر ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرتا رہوں گا ۔ میری یہ وصیت یکم جنوری ۱۹۶۲ء سے نافذ فرمائی جائے ۔ نیز اگر میری کوئی جائداد پیدا ہوئی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ اور میری وفات پر میرے ترکہ کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ العبد جان محمد ۔ O/C محمد حسین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دھوپ سڑی چک ۶۵ کوٹ رادھا کشن ضلع لاہور ۔ گواہ شد ۔ مرزا محمد سلیم اختر مربی ضلع لاہور ۔ گواہ شد مرزا احمد سعید قائد خدام الاحمدیہ ننکوکی ۔

مثل نمبر ۱۸۱۲۵ - میں انیس محمود احمد ولد چوہدری نبی احمد صاحب قوم کاہلوں جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸/۱۱ عزیز آباد ڈاکخانہ کراچی ۱۹ ضلع کراچی ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ یکصد روپیہ ملتی ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ داخل کرتا رہوں گا ۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا ۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان

ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا کوئی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد انیس محمود احمد۔ گواہ شد نصیر احمد طالب علم خود ولد ملک نور الدین صاحب مرحوم سیکرٹری وصایا حلقہ ناظم آباد۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مثل نمبر ۱۸۱۳۳ - میں سید بشیر احمد ولد سید محمد علی شاہ قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن لائلپور ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۷/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) موجودہ وقت میں میری ماہوار آمدنی و تنخواہ مبلغ -/۱۶۲ روپے ہے (۲) میری زمین زرعی صرف ۸ کنال کا ہے موضع سیدانوالی ڈاکخانہ ترگہ ملی امیر علی تحصیل و ضلع سیالکوٹ کا واحد مالک ہوں جس کی قیمت وہاں تقریباً -/۲۰۰۰ روپیہ کل ہے اس کے علاوہ موجودہ وقت میں میری کوئی جائداد نہیں۔ لہذا میں اپنی ماہوار آمدنی اور اس زمین کی قیمت کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ آمد کا ماہوار حصہ ہر ماہ باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور زمین کی قیمت جلد ادا کر دوں گا۔ نیز اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد یا سو ہو اس کے علاوہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ (۳) ماہوار آمدنی کی کمی بیشی کی صورت میں میں اطلاع دیتا رہوں گا۔ (۴) میری وصیت آج مورخہ ۲۴/۷/۶۵ سے ہی منظور فرمائی جائے۔ العبد سید بشیر احمد ریلوے انسپکٹر ریلوے کالونی لائلپور۔ گواہ شد فضل دین ... سیکرٹری وصایا لائلپور۔ گواہ شد شیخ عبد القیوم پریذیڈنٹ غلام محمد آباد لائلپور۔

مثل نمبر ۱۸۱۳۴ - میں سید منصور احمد ولد سید محمد اقبال شاہ قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن نیروبی صوبہ کینیا مشرقی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ اگست ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ ... بفضل خدا بقیہ حیات ... میں۔ اگر میں آئندہ کوئی جائداد پیدا کروں تو ... مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اس وقت میرا گزارہ ماہانہ آمد پر ہے جو -/۸۰۶ شلنگ ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد سید منصور احمد شاہ پوسٹ بکس نمبر ۵۹۶۳ نیروبی۔ گواہ شد قاضی عبد السلام بھٹی سیکرٹری احمدیہ مسلم مشن نیروبی۔ گواہ شد نور الحق ... احمدیہ کینیا۔

مثل نمبر ۱۸۱۳۴ - میں محمد حسین ولد چوہدری فضل دین قوم جٹ کاہلوں پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت مارچ ۱۹۱۹ء ساکن ڈاڑی چک نمبر ۱۲۱ ڈاکخانہ سنجلی چک نمبر ۱۲۱ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ اگست ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۳۰ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ تحریر [illegible] سے میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد حسین حال مکان ۹/۲ محلہ دار الصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد غلام رسول صوبیدار وصیت نمبر ۱۳۰۲۵ مکان ۱۸/۲ دار الصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد بشیر احمد ولد چوہدری برکت علی مکان ۱۲/۲ دار الصدر غربی ربوہ۔

مثل نمبر ۱۸۱۳۵ - میں مبارک احمد قمر ولد محمد ابراہیم صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ تعلیم / کاشتکاری پیدائشی احمدی ساکن ہوسٹل جامعہ احمدیہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم فروری ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے میری ماہوار آمد صرف -/۱۰ روپے ہے جو بصورت جیب خرچ مجھے ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مبارک احمد قمر ولد محمد ابراہیم ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔ مصدق ملک مبارک احمد سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل جامعہ احمدیہ۔ مصدق محمد اعظم ... ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ

مثل نمبر ۱۸۱۳۶ - میں محمود احمد ولد شیخ عنایت اللہ صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن شاپ ۵۷ مارٹن روڈ نزد محمد علی مارکیٹ کراچی ۵ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ نومبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۱۴۵ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ یکم جنوری ۱۹۶۶ء سے نافذ فرمائی جاوے۔ گواہ شد محمود احمد۔ گواہ شد عبدالشکور اسلم ولد محمد ظہور خان پٹیالوی نائب سیکرٹری وصایا جماعت کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مثل نمبر ۱۸۱۳۷ - میں طاہر احمد ولد شیخ عنایت اللہ صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن شاپ ۵۷ مارٹن روڈ نزدیک محمد علی مارکیٹ کراچی ۵ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ نومبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۱۲۰ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد طاہر احمد۔ گواہ شد عبدالشکور اسلم ولد محمد ظہور خان پٹیالوی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مثل نمبر ۱۸۱۳۹ - میں چوہدری عبدالرشید ولد چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم قوم ککھڑ پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ۵۷ مارٹن روڈ کوارٹرز ڈاکخانہ کراچی ۵ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ نومبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ میرا ایک مکان ۲۵ F ۴ ای ایریا محمود آباد کالونی کراچی ۵ ہے جس کی قیمت اس وقت مبلغ چار ہزار ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گزارہ ملازمت پر ہے جس کے ذریعہ مجھے -/۴۰۲ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد عبدالرشید نقیم مارٹن روڈ کراچی۔ گواہ شد عبدالرحیم مدہوش رحمانی ولد حافظ عبدالرحمن سیکرٹری وصایا حلقہ مارٹن روڈ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مثل نمبر ۱۸۱۴۰ - میں میجر سید محمد خیر البشر ولد ڈاکٹر سید امتیاز حسین صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر ۲ ڈاکٹر لائیز نیز پریس ڈائجسٹ کراچی ۴ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ ماہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) میری ملکی اراضی ۲ پلاٹ دس دس مرلے کے یعنی ایک کنال واقع محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں ہیں۔ یہ دونوں پلاٹ میں نے مبلغ چھ ہزار روپے دے کر خریدے ہوئے ہیں یہ میری واحد ملکیت ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ (۲) میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۱۰۷۵ روپے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان

ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی میری یہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد سید محمد خیر البشر گواہ شد حکیم الدین احمد ۲/۱۲ - ۹۱۴ پی ای سی ایچ ایس کراچی ۲۹ . گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مثل نمبر ۱۸۱۴۳ - میں محمد بشیر ولد چوہدری فیروز الدین قوم اعوان پیشہ مزدوری عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن بھڑتھانوالہ ڈاکخانہ نہر کوٹلی لوہاراں غربی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت میری فوج کی پنشن ماہ کی ۲۵۱۷ روپے کل سال کی رقم ۔ ۳۰۲ روپے بنتی ہے آگے میری پوڈ پنشن جو ہے ماہ کی ۲۵ - ۲۷۰ روپے کل سال کی رقم ۲۷۰/۳ روپے ان دونوں پنشنوں کا میں دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی یعنی دسویں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد محمد بشیر۔ گواہ شد اللہ دتا سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھڑتھانوالہ۔ گواہ شد غلام نبی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھڑتھانوالہ۔

مثل نمبر ۱۸۱۴۴ - میں منظور حسن ولد شیخ محمد مقبول صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال بیعت ۱۲ مارچ ۱۹۴۵ء ساکن دار البرکات ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ حال کویت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد یکصد پانچ دینار کویتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد منظور حسن ۹۰۴ P.O. Box ۵۵۰۵ کویت گواہ شد مسعود احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کویت بلاد العرب۔ گواہ شد میر شفیق احمد پوسٹ بکس ۱۷۹ کویت گواہ شد رفیق احمد جنرل سیکرٹری کویت

مثل نمبر ۱۸۱۴۹ - میں چوہدری محمد سلیم اختر ولد چوہدری محمد خان صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ طالبعلم عمر ۱۷ سال بیعت ۱۹۵۵ء ساکن کالرہ دیوان سنگھ ضلع گجرات حال ۵ گوردوارہ نانک روڈ کرشن نگر لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری زمین پانچ بیگھے واقع کالرہ دیوان سنگھ ضلع گجرات ہے اس کی مالیت پانچ ہزار روپیہ ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری محمد سلیم اختر بقلم خود۔ گواہ شد ملک عبد اللطیف ستکوہی سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور۔ گواہ چوہدری فتح محمد ایم اے سیکرٹری تعلیم حلقہ سنت نگر لاہور۔

مثل نمبر ۱۸۱۵۰ - میں انوار احمد ولد شیخ علی حسن صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال بیعت ۱۹۲۱ء ساکن لیہ ضلع مظفرگڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد غیر منقولہ ایک مکان پختہ و خام رقبہ ۵ مرلے وارڈ نمبر ۲ لیہ ضلع مظفرگڑھ میں واقع ہے جس کی موجودہ مالیت ۵ ہزار روپیہ ہے۔ چھ ایکڑ اراضی چاہی موضع کچہ سیٹھ وساوا شمالی تحصیل لیہ جس کی مالیت موجودہ تین ہزار روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ پندرہ ایکڑ اراضی نہری چک ۶۲/TDA تحصیل بھکر میں بلوا آبادی سکیم گورنمنٹ کی طرف سے الاٹ شدہ ہے جب شرائط گورنمنٹ اسکی اقساط ادا کرنے کے بعد ملکیت کے حقوق حاصل ہوں گے جس پر عرصہ تقریباً دس سال لگیگا۔ مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی اور جائداد زندگی میں پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد مبلغ ۱۱۷/- روپے بصورت ملازمت نوکری بتہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ نوٹ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے ہی نافذ فرمائی جاوے کیونکہ گذشتہ دو سال میں حصہ آمد ادا کر رہا ہوں۔ العبد انوار احمد مکان وارڈ نمبر ۲ لیہ ضلع مظفرگڑھ [illegible]

اکناف عالم میں تبلیغ اسلام

گیمبیا ——— مغربی افریقہ کا نو آزاد ملک

گیمبیا مغربی افریقہ میں سب سے پہلا ملک تھا جس پر انگریزوں نے قبضہ کیا اور اب مغربی افریقہ میں سب سے آخری خوش قسمت ملک ہے جسے فروری ۱۹۶۵ء میں انگریزوں کی ساڑھے تین سو سالہ غلامی سے مکمل آزادی حاصل ہوئی ہے۔ اس ملک کی لمبائی ساڑھے تین سو میل اور چوڑائی ۲۰ سے ۲۵ میل ہے۔ شمال و جنوب و مشرق میں سنیگال اور مغرب میں بحر اطلس ہے۔ اپریل ۱۹۶۴ء میں آبادی تین لاکھ ۱۰ ہزار افراد پر مشتمل تھی۔

جماعت احمدیہ اکناف عالم میں اسلام کا علم بلند کر رہی ہے۔ گیمبیا میں جماعت احمدیہ کا باقاعدہ مشن قائم ہے۔ محترم چوھدری محمد شریف صاحب فاضل کافی عرصہ تک وھاں تبلیغ اسلام کا فریضہ سر انجام دیتے رہے۔ ان دنوں محترم مولانا غلام احمد صاحب بدوملہی فاضل وھاں بطور مبلغ اسلام کام کر رہے ھیں۔ اوپر کی تصویر میں گیمبیا کے جشن آزادی کا ایک منظر دکھایا گیا ہے جس میں مولانا موصوف ملک کے مسلمانوں کی طرف سے اس موقعہ پر تقریر کر رہے ھیں۔

تفہیماتِ ربّانیہ

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مدیر الفرقان و سابق مبلغ بلادِ عربیہ کی اس لاجواب تصنیف میں ان تمام اعتراضات کا تفصیلی اور تسلی بخش جواب دیا گیا ہے جو مخالفینِ احمدیت کی طرف سے کیے جاتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اس کتاب کے متعلق فرمایا تھا:۔

"اس کا نام مَیں نے ہی تفہیماتِ ربانیہ رکھا ہے (طباعت سے پہلے) اس کا ایک حصہ میں نے پڑھا ہے جو بہت اچھا ہے۔ اس کتاب کے لئے کئی سال سے مطالبہ ہو رہا تھا کئی دوستوں نے بتایا کہ عشرہ کاملہ میں ایسا مواد ہے کہ جس کا جواب ضروری ہے۔ اب خدا کے فضل سے اسکے جواب میں اعلیٰ لٹریچر تیار ہوا ہے۔ دوستوں کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور اسکی اشاعت کرنی چاہیئے۔" (الفضل ۱۳ر جنوری ۱۹۳۱ء)

اب اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن یکصد صفحات اور بعض قیمتی حوالجات کے اضافہ کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اس انتہائی مفید کتاب کا ہر احمدی گھرانہ میں موجود ہونا ضروری ہے۔

ضخامت آٹھ سو صفحات۔ قیمت مجلد اعلیٰ سفید کاغذ گیارہ روپے؛ مجلد اخباری کاغذ آٹھ روپے۔ کتابت و طباعت عمدہ۔

○

مکتبہ الفرقان ربوہ

نصرت پریس ربوہ میں چھپا